﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآء﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَّحمُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد۶ جمعۃ المبارک ۲۹؍اکتوبر ۱۹۹۹ء شمارہ ۴۴

۱۹؍رجب ۱۴۲۰ہجری ☆ ۲۹؍اخاء ۱۳۷۸ہجری شمسی

عطاء الٰھی کے حصول کی دعا

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ بادشاہت اور حمد اسی کے لئے ہے اور وہ ہر امر پر قادر ہے۔ اے اللہ تیری عطا کو کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روک دے وہ کوئی عطا نہیں کر سکتا اور کسی بزرگی والے کی بزرگی تیرے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔

(صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء بعد الصلوٰۃ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ اخلاق اور آپ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس اصحاب حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحبؓ، حضرت میاں روشن دین صاحبؓ، حضرت سید محمود عالم صاحبؓ، حضرت محمد ابراہیم صاحبؓ، حضرت مستری خدا بخش صاحبؓ اور حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے مختصر تعارف کے ساتھ

اُن کی بیان کردہ بعض دلچسپ اور ایمان افروز روایات

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۹ء کے تیسرے روز کے دوسرے اجلاس سے خطاب کا خلاصہ)

(قسط نمبر ۴)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ سے اپنے اختتامی خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحبؓ

ابن مکرم میاں کریم بخش صاحب سکنہ نیلہ گنبد لاہور

تعارف:— آپ ۱۸۷۲ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۲ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی اور دسمبر ۱۹۴۵ء میں وفات پائی۔ اپنی بیعت سے چھ سات ماہ پہلے رشتہ داروں کی مخالفت کے باوجود آپ قادیان آئے۔ حضورؑ سے ملاقات کا آپ کی طبیعت پر بہت گہرا اثر ہوا۔ واپس آکر حضورؑ کی خدمت میں خط لکھا کہ آپؑ کی صداقت معلوم کرنا بہت مشکل ہے، آپ قسم کھا کر تحریر فرمادیں کہ آپ ہی مسیح موعود ہیں جن کی دنیا کو انتظار ہے۔ اس پر حضورِ اقدس علیہ السلام نے اسی لفافے کی پشت پر تحریر فرمایا کہ "میں وہی مسیح موعود ہوں جن کا وعدہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔ وَلَعنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الکَاذِبِین۔

خاکسار مرزا غلام احمد بقلم خود"۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

آج دنیا میں ہر تبدیلی کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اندرونی تبدیلی کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے اور بیرونی تبدیلی کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۱۵؍اکتوبر ۱۹۹۹ء)

لندن (۱۵؍اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۲۷۲ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ خطبہ بھی گزشتہ خطبہ کا تسلسل ہی ہے۔ گزشتہ خطبہ میں دعا کی بات ہو رہی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ آج دنیا میں ہر تبدیلی کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اندرونی تبدیلی کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے اور بیرونی تبدیلی کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں بعض احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی پیش فرمائے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ قابل عزت چیز کوئی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دعا کرنے والے کو خدا عزت دیتا ہے۔ یعنی جب خدا کسی کی عزت چاہے تو فرشتے اور سب مخلوق اس کی عزت پر مامور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جنت کے باغوں میں چرو۔ عرض کی گئی اس سے کیا مراد ہے۔ فرمایا ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔ خصوصاً صبح اور شام کے وقت خدا کا ذکر کرو۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس شخص کی مثال جو اپنے ربّ کو یاد کرتا ہے اور جو اپنے ربّ کو یاد نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث کے حوالہ سے بتایا کہ جب بھی آپ خرچ کریں تو جو زیر کفالت ہیں ان سے شروع کریں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ نماز مومن کا نور ہے اور روزے آگ کے خلاف ڈھال ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے ضمناً یہ نصیحت بھی فرمائی کہ سنت سے ہٹ کر دعا نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے سنت پر عمل کرو اس سے تجاوز نہ کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض واقعات پیش فرمائے جن میں دعا کے ذریعہ شفا کا ذکر ہے۔ ان نہایت ایمان افروز واقعات کے آخر پر حضور ایدہ اللہ نے دعا سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات اور آخر پر آپ کی ایک دعا کا بھی ذکر فرمایا۔

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ از صفحہ اول

روایت: یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ "میاں فیروزالدین صاحب جو کہ میاں محمد سلطان کے متبنّٰی تھے۔ ان کو گھٹنوں کی درد کی بہت شکایت تھی۔ دو آدمی پکڑ کر ان کو اٹھایا کرتے تھے۔ مگر حضرت صاحب سے ان کو بہت محبت تھی اور وہ حضور کے پاس روزانہ آجایا کرتے تھے۔ ان ایام میں امریکہ کے ایک صاحب اور ایک میم یہاں پر آئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے حضور سے گفتگو فرمائی۔ اس موقعہ پر میاں فیروزالدین صاحب بھی وہیں بیٹھے تھے۔ اب دیکھیں کہ ان کے سامنے خدا تعالیٰ نے کیسا اعجاز ظاہر کیا۔ وہ اپنے مسیح کو شافی سمجھا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفا کا یہ معجزہ اللہ تعالیٰ ان دنوں دکھانا چاہتا تھا۔ حضور نے ان کو فرمایا کہ میاں فیروزالدین کیا بات ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور درد بہت ہے۔ آپ نے فرمایا اٹھو، اٹھو۔ انہوں نے کہا کہ حضور کہاں اٹھ سکتا ہوں لیکن حضور نے پھر بھی بڑی تیزی سے فرمایا کہ اٹھو، اٹھو۔ جس پر وہ خود بخود اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کی درد بالکل زائل ہو گئی۔ اس کے بعد گھٹنوں کی درد ان کو مرتے دم تک نہیں ہوئی"۔ (رجسٹر روایات صحابہ نمبر گیارہ۔ صفحہ ۱۲ تا ۱۴)

حضرت میاں روشن دین صاحبؓ

ابن مطیع اللہ صاحب سکنہ چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ

تعارف:- آپ کو ۱۹۰۲ء میں مسجد مبارک میں نماز ظہر کے بعد بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ ایک خواب کی بنا پر مکرم حاجی خدا بخش صاحب کے ساتھ اپنے گاؤں چندر کے منگولے سے پیدل قادیان گئے اور بیعت کے بعد ایک ماہ قادیان میں قیام کر کے واپس اپنے گاؤں تشریف لائے۔ آپ بیعت کرنے کے بعد امام الزماں سے دوری برداشت نہ کر سکے اور جلد ہی قادیان جاکر مستقل سکونت اختیار کر لی۔

۲۷ فروری ۱۹۴۵ء کو آپ نے وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ صحابہؓ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے چھوڑے۔ ۱۔ مکرم فضل الرحمان صاحب مرحوم (درویش قادیان) ۲۔ مکرم حکیم عبدالرحمان صاحب۔ ۳۔ مکرم فیض احمد صاحب۔ اُن کی آگے ایک ہی بیٹی مکرمہ اختر درّانی صاحبہ ہیں جو امسال صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی منتخب ہوئی ہیں۔

حضرت میاں روشن دین صاحب فرماتے ہیں:

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ ایک صاحبِ ثروت آدمی کم و بیش ایک سو روپیہ کی رقم لیکر حضرت اقدس کے حضور حاضر ہوا اور بطور نذر حضور کی خدمت میں پیش کی۔ مگر نہ معلوم کیا وجہ تھی کہ حضور پُر نور نے اس شخص کی طرف اور اسکی رقم وغیرہ کی طرف توجہ نہ فرمائی اور وہ نذرانہ قبول نہ فرمایا۔ مگر ایک غریب آدمی صرف ایک روپیہ نقد اور (گُڑ کی) ایک روڑی اور ایک ریجا (یعنی کپڑا کھدر) اسی مجلس میں اسی وقت لیکر حاضر ہوا۔ حضور نے بڑی توجہ محبت اور لطف سے اس کی طرف توجہ فرمائی۔ اس کا نذرانہ خوشی سے قبول فرمایا اور گُڑ کی روڑی اس ریجے (کھدرہ کپڑے) میں رکھوالی اور پھر اپنی چادر میں جو اُن دنوں گرم کپڑا تھا رکھ کر لے گئے۔ جو شخص یہ گُڑ اور ریجہ اور ایک روپیہ لایا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ اس کی ماں نے تاکید کی تھی کہ گڑ کی روڑی حضرت اقدس کے ہاتھ میں دینا۔ چنانچہ وہ اللہ کے فضل سے سبھی کچھ قبول ہو گیا......

(رجسٹر روایات نمبر آٹھ صفحہ ۹۳، ۹۴)

حضرت سید محمود عالم صاحبؓ

تعارف:- آپ سید تبارک حسین صاحب کے صاحبزادہ تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت آپ لاہور میں اس کمرہ میں موجود تھے جہاں حضورؑ نے وفات پائی۔ پھر جنازہ کے ہمراہ قادیان آئے۔ جب خلافت اولیٰ کی بیعت ہوئی تو آپؓ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ چارپائی پر بیٹھنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپ فرماتے ہیں:

میرے خاندان کا شجرہ نسب حضرت امام حسینؓ تک جاتا تھا (ہے) مجھے اپنی سن پیدائش یاد نہیں۔ غالباً ۱۸۸۹ء یا ۱۸۹۰ء ہے۔ میرا آبائی وطن موضع لرسا۔ ڈاکخانہ جہاں آباد پرگنہ بھلاور ضلع گیا، صوبہ بہار ہے۔ ۱۹۰۲ء میں جب میں پٹنہ شہر میں پڑھنے کے لئے آیا وہاں ایک بزرگ تشریف لائے اور کہنے لگے کہ پنجاب میں ایک بہت بڑا عالم ہے ایک عیسائی اسکی دعا کے مقابلہ میں آیا تھا جو مر گیا۔ اب کوئی عیسائی اس کے مقابلہ میں نہیں آتا یہ سن کر مجھے حضرت مسیح موعودؑ سے بغیر نام اور کیفیت معلوم ہوئے محبت ہو گئی۔

غالباً ۱۹۰۳ء میں میرے بڑے بھائی سید محبوب عالم صاحب پٹنہ شہر میں کسی طرف جا رہے تھے کہ دو شخص یہ کہتے ہوئے گذر گئے کہ پنجاب میں کسی شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بھائی صاحب کو بچپن سے قرآن شریف سے محبت ہے اس لیے یہ سن کر حیران سے رہ گئے کہ پوچھوں تو کس سے پوچھوں۔ کہنے والے تو چلے گئے۔ شاید سٹیشن ماسٹر کو معلوم ہو۔ چنانچہ ان کا خیال درست نکلا۔ نام و پتہ وغیرہ دریافت کر کے مکان پر آئے۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کو ایک خط لکھا کہ مجھے آپ کے حالات معلوم نہیں صرف نام سنا ہے۔ اگر براہِ کرم اپنی تصانیف بھیج دیا کریں تو پڑھ کر واپس کر دیا کروں گا۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحومؓ کتابیں بھجواتے رہے اور بھائی صاحب پڑھ پڑھ کر واپس کرتے رہے۔ لوگوں نے اسی وقت سے مخالفت شروع کر دی۔ مگر بھائی صاحب نے استقلال سے کام لیا اور کچھ عرصہ بعد بیعت کر لی۔ میں نے بھی کچھ عرصہ بعد بھائی صاحب کے ذریعہ کتابیں پڑھیں اور بیعت کر لی۔

ابھی دو سال کی متواتر اور خطرناک بیماری سے پوری طرح صحت یاب بھی نہیں ہوا تھا کہ قادیان آنے کا شوق بلکہ جنون پیدا ہوا۔

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی — زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی

بھائی صاحب نے اصرار کیا کہ قادیان میں خزانہ نہیں رکھا ہوا کم از کم میٹرک پاس کر کے جانا تاکہ وہاں تکلیف نہ ہو۔ والدین غیر احمدی تھے۔ الغرض کسی نے زادِ راہ نہیں دیا بیماری کی وجہ سے میرا جسم بہت ہی کمزور اور ضعیف ہو رہا تھا۔ مجھ میں دو چار میل بھی چلنے کی طاقت نہ تھی۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ایک میل چلنے کی بھی طاقت نہ تھی۔ مگر خدا تعالیٰ نے دل میں جوش ڈال دیا اور پیدل سفر کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ اس وقت میں پٹنہ میں تھا۔ چلتے وقت لوگوں نے مشورہ دیا کہ والدین سے مل کر جاؤ۔ میں نے انکار کر دیا کہ ممکن ہے والدہ کی نوحہ و فریاد سے میری ثبات قدمی جاتی رہے اور قادیان جانے کا ارادہ ترک کر دوں۔ بہر حال چلا اور چلا۔ چلتے وقت ایک کارڈ حضرت مسیح موعودؑ کو لکھا کہ میرے لئے دعا کی جائے۔ میرے حالات سفر یہ ہیں۔ میں بہت

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

انجام

فرصت ہے کسے جو سوچ سکے پس منظران افسانوں کا
کیوں خواب طرب سب خاک ہوئے کیوں خون ہوا ارمانوں کا
تاریخ کے سینے میں اب تک ہیں دفن وہ سارے ہنگامے
انسان کے ہاتھوں دنیا میں کیا حال ہوا انسانوں کا
طاقت کے نشے میں چُور تھے جو، توفیقِ نظر جن کو نہ مِلی
مفہوم نہ سمجھے وہ ناداں قدرت کے لکھے فرمانوں کا
پستے ہیں بالآخر وہ اک دن اپنے ہی ستم کی چکّی میں
انجام یہی ہوتا آیا ، فرعونوں کا ہامانوں کا
کم مایہ ہیں پر قُدرت نے ہمیں احساس کی دولت بخشی ہے
ہر آنکھ سے آنسو پونچھیں گے دُکھ بانٹیں گے سب انسانوں کا
جب زخم لگے تو چہروں پر پھولوں کا تبسم لہرائے
فرزانوں کا اتنا ظرف کہاں یہ حوصلہ ہے دیوانوں کا
اے صبر و رضا کے متوالو ، اٹھّو تو سہی ، دیکھو تو سہی
طوفانوں کے مالک نے آخر رُخ پھیر دیا طوفانوں کا
جھنکار پہ سونے چاندی کی ہوتا ہے ضمیروں کا سودا
اس دَورِ خرابی میں یارو خطرہ ہے بہت ایمانوں کا
اب آئے جو یار کی محفل میں جاں رکھ کے ہتھیلی پر آئے
اس راہ پہ ہر سُو پہرہ ہے ، کم فہموں کا ، نادانوں کا
ہم دینِ ہدیٰ کے پرچم کو اونچا ہی اڑاتے جائیں گے
جو طوفانوں کے پالے ہوں کیا خوف انہیں طوفانوں کا
آندھی کی طرح جو اُٹھے تھے اب گرد کی صورت بیٹھے ہیں
ہے میری نگاہوں میں ثاقب انجام بلند ایوانوں کا

(ثاقب زیروی)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء کے موقع پر مختلف اہم شخصیات کی طرف سے

خیرسگالی کے پیغامات

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۹ء کے موقع پر متعدد اہم عالمی سیاسی شخصیات نے شرکاءِ جلسہ کے لئے خیرسگالی کا اظہار کرتے ہوئے تہنیتی پیغامات ارسال کئے۔ ان پیغامات میں سے بعض پیغامات جلسہ سالانہ کے مختلف اجلاسات میں پڑھ کر سنائے گئے۔ تاہم ان تمام پیغامات کا خلاصہ بغرض ریکارڈ ”الفضل انٹرنیشنل“ میں ذیل میں پیش کیا جارہا ہے۔

اس میں آئیوری کوسٹ کے صدر کا پیغام شامل نہیں ہے جسے آئیوری کوسٹ کے وزیر مذہبی امور نے جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس پڑھ کر سنایا تھا اور وہ ”الفضل انٹرنیشنل“ کی ایک سابقہ اشاعت میں شامل تھا۔

عزت مآب ٹونی بلئیر
وزیراعظم برطانیہ

مجھے اس بات کی ازحد خوشی ہے کہ میں احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے جلسہ سالانہ پر مبارک باد کا پیغام بھیج رہا ہوں۔ امید ہے یہ جلسہ جو اسلام آباد، سرے، میں منعقد ہو رہا ہے گرمجوشی اور خوشگوار ماحول میں منعقد ہوگا۔ ہر سال اس جلسہ میں سترہ ہزار احمدی شامل ہوتے ہیں اور اس کا انعقاد برطانوی معاشرہ پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔

خاص طور پر اس سال جماعت احمدیہ کا دستور العمل اور اس کے عقائد کا بیان بہت برمحل ہے۔ چنانچہ کوسووو کی صورتحال سے نبرد آزما ہونے کی تدابیر کرتے وقت رواداری اور دوسروں کے عقائد کا احترام ہمارے نزدیک سرفہرست اوامر تھے۔ احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے دستور العمل ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“ سے زیادہ موزوں الفاظ اُس مقصد کے اظہار کے لئے پیش کرنا ممکن نہیں ہیں جس کے لئے ہم اس وقت کوشاں ہیں۔

مجھے پرخلوص امید ہے کہ آپ لوگ جلسہ کے یہ چند ایام دلچسپی اور شوق سے گزاریں گے۔ اور اس ملک میں اپنا مثبت اور نتیجہ خیز کردار ادا کرتے رہیں گے۔

نیک ترین تمناؤں کے ساتھ

عزت مآب جاں کریٹی این
وزیر اعظم کینیڈا

میرے لئے انتہائی خوشی کا باعث ہے کہ میں احمدیہ مسلم جماعت کے برطانیہ میں منعقد ہونے والے ۳۴ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حاضرین کی خدمت میں تہہ دل سے مبارکباد پیش کررہا ہوں۔

یہ جلسہ رشتہ داروں اور دوستوں کے پرامن اور خیرسگالی کے ماحول میں جمع ہونے کا ایک ذریعہ ہے اور آپ کو ایک نادر موقع بہم پہنچاتا ہے جس میں آپ اپنے پیش آمدہ مسائل کو زیرِ غور لا سکیں اور اسلام کو درپیش مسائل پر باہم تبادلہ خیال کرسکیں۔ منتظمینِ جلسہ قابل ستائش ہیں کہ وہ اس ذریعہ سے نسل در نسل رابطہ کو بڑھانے اور ساتھ ساتھ دنیا بھر میں امن اور انصاف کے فروغ دینے کا موجب بنتے ہیں۔

ازراہ کرم میری نیک تمنائیں قبول فرمادیں کہ یہ ایک نہایت بار آور اور یادگار جلسہ ثابت ہو۔

عزت مآب فلائٹ لیفٹیننٹ
جیری جون رالنگس
صدر مملکت غانا

میں اپنی حکومت اور غانا کے عوام کی طرف سے احمدیہ مسلم جماعت کے ۳۴ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

غانا کا مختلف مذاہب کے پیروکاروں پر مشتمل معاشرہ ہمیں مذاہب کے باہمی احترام کی ضرورت اور عوام کی مادی اور روحانی بہبود کے لئے مشترک جدوجہد کرنے کا احساس دلاتا کرتا ہے۔

احمدیہ مسلم مشن غانا نے حکومت کی مساعی کو مزید تقویت دیتے ہوئے تعلیم، صحت اور زراعت کے میدانوں میں قابل تعریف کردار ادا کیا ہے۔ علاوہ ازیں احمدی اپنے اخلاقی نظم وضبط اور معاشرتی ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے میں ایک امتیاز کے حامل ہیں۔

میری دعا ہے کہ آپ کے جلسہ کی کارروائی بابرکت اور کامیاب رہے۔

عزت مآب ڈاکٹر ٹوماسی پوا پوا
گورنر جنرل طوالو

عزت مآب ڈاکٹر ٹوماسی پوا پوا (K.B.S)

گورنر جنرل طوالو نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نام اپنے پیغام میں لکھا:-

حضرت اقدس! مجھے ازحد خوشی ہے کہ میں حضور کی خدمت میں آداب عرض کرتے ہوئے دو سال قبل حضور کے ساتھ ہونے والی اپنی ایک روح پرور ملاقات کی یاد دلاتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ حضور مجھے اور میرے ملک کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتے ہونگے۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس مہینہ کے آخر پر لندن میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ منعقد ہو رہا ہے۔ ازراہ کرم تمام دنیا سے آئے ہوئے حاضرین تک میری طرف سے تسلیمات پہنچادیں۔ اب تو میں کئی سالوں سے احمدیت سے واقف ہوں۔ یہ خداتعالیٰ سے محبت کرنے والے اور انسانیت کی خدمت کرنے والے ہیں۔ مجھے امید ہے آپ لوگ تمام دنیا کو خداتعالیٰ کی محبت میں سرشار کرسکیں گے کیونکہ دنیا میں دائمی امن قائم کرنے کا صرف یہی ایک ذریعہ ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کا جلسہ ہر طرح سے کامیاب رہے۔

عالی آداب کے ساتھ آپ کا مخلص

عزت مآب مہندر چودھری
وزیر اعظم فجی

میں اپنی حکومت اور فجی کے عوام کی طرف سے تمام دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کو اُن کے جلسہ سالانہ کے موقع پر، جو اسی ماہ انگلستان میں ہو رہا ہے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

مذہب میں وسعت نظری اور بردباری - دو ایسی کلیدیں ہیں جو دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے ضروری ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ فجی میں یہ دونوں قدریں بکثرت موجود ہیں۔ ہمارے چھوٹے سے ملک میں مختلف مذاہب کے پیروکار آباد ہیں مثلاً عیسائی، ہندو، مسلمان وغیرہ۔ اسکے باوجود ہم باہم پُرامن رہتے ہیں۔ جسکی وجہ یہ ہے کہ ہمارا ہر فرد عقائد میں اختلاف کا حق قبول کرتے ہوئے اسکی مزاحمت کرنے کے بجائے اس پر قومی یک جہتی کی بنیاد رکھتا ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت فجی نے قومی یک جہتی کے استحکام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور میں جماعت احمدیہ کے امیر اور ان کے اراکین کی اس بارہ میں کی جانے والی کوششوں کو سراہتا ہوں۔

میں خواہش رکھتا ہوں کہ اس سال کے اجتماع میں کئی ایسے نئے منصوبے زیرِ غور آئیں جنہیں مندوبین اپنے اپنے ملکوں میں نافذ کرسکیں۔

خدا کرے کہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب ہو۔

عزت مآب فریڈرک ٹلوے سومے
وزیر اعظم تنزانیہ

عزت مآب فریڈرک ٹلوے سومے، وزیر اعظم تنزانیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں اپنے تہنیتی پیغام میں لکھا:-

السلام علیکم!

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۳۴واں جلسہ سالانہ ۳۰رجولائی سے یکم اگست ۱۹۹۹ء تک منعقد ہو رہا ہے۔ اس موقعہ پر میں تنزانیہ کی حکومت اور اپنی طرف سے جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جماعت احمدیہ کے تنزانیہ میں قیام کو ۶۵ سال گزر چکے ہیں اور اس کی شاخیں ملک بھر میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس عرصہ کے دوران جماعت نے خود کو ایک پُرامن، تعاون کرنے والی، ملکی قوانین کی پابند، رواداری کی حامل اور مذہبی سوجھ بوجھ کی حامل جماعت کے طور پر ثابت کیا ہے۔

جماعت احمدیہ نے تنزانیہ کی روحانی خدمت کرنے کے علاوہ صحت اور تعلیم کے میدانوں میں معاشرتی خدمات بھی سرانجام دی ہیں۔ حکومتِ تنزانیہ اپنے عوام کے معیار کو بہتر بنانے کیلئے جماعت کی طرف سے کی جانے والی اِن خدمات کو بنظرِ تحسین دیکھتی ہے۔ حکومت کے تعاون سے یہ خدمات ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیں گی جس میں محبت الٰہی میں سرشار لوگ پیدا ہوں گے۔

مجھے امید ہے کہ اکیسویں صدی کے آغاز میں جماعت احمدیہ اپنی خدمت خلق کی سعی کو اپنے دستورالعمل ”محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں“ کی روشنی میں مزید ترقی دے گی۔

میں آپکے ۳۴ویں جلسہ سالانہ کی کامیابی اور خداتعالیٰ کے فضلوں کے لئے دعاگو ہوں۔

والسلام

عزت مآب باسڈیو پانڈے
وزیر اعظم ٹرینیڈاڈ و ٹوباگو

عزت مآب باسڈیو پانڈے وزیر اعظم ٹرینیڈاڈ و ٹوباگو نے اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں ایک طویل تہنیتی پیغام ارسال کیا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

اس اہم موقع پر یہ پیغام بھیجنا میرے لئے خوشی کا باعث ہے۔ امیر و مشنری انچارج ٹرینیڈاڈ کے ساتھ میرے قریبی تعلقات کی وجہ سے مجھے آپ کی جماعت کی اُن مختلف خدمات کا علم ہوا ہے جنہیں عالمی سطح پر تحسین کی نظر سے دیکھا جاتا اور قابلِ ستائش سمجھا جاتا ہے اور انہی کی بدولت یہ جماعت اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے امتیازی

مقام حاصل کرچکی ہے۔ یہ بات یقیناً دل کو خوشی سے گرمادینے والی ہے کہ اسلام کو دہشت گرد مذہب کے روپ میں پیش کرنے والی اس دنیا میں ایک ایسی مسلمان جماعت بھی ہے جو آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے مطابق لوگوں میں امن، موافقت اور تعاون کی روح کو فروغ دے رہی ہے۔

مجھے علم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت ایک سو ساٹھ ممالک میں قائم ہوچکی ہے اور اس کا مرکز لندن میں ہے جہاں آپ کی مقدس ہستی قیام فرما ہے اور یہیں سے تیزی سے پھیلنے والی اس جماعت کے معاملات سے متعلق ہدایات جاری کی جاتی ہیں۔ یقیناً یہ ہر پہلو سے عظیم الشان کامیابی ہے۔

آپ کی جماعت کی طرف سے صحت اور تعلیم کے میدان میں دنیا بھر میں (مسلمانوں اور غیر مسلموں میں امتیاز کئے بغیر) کی جانے والی خدمات کا علم پاکر مَیں بہت متاثر ہوا ہوں۔ جن امور نے خاص طور پر مجھے متوجہ کیا ہے اُن میں ایشیا اور افریقہ کے بعض ممالک میں ہسپتالوں اور سکولوں کا قیام، قرآن کریم کے ایک سو زبانوں میں تراجم، غرباء کے لئے خوراک مہیا کرنے کا اہتمام اور چوبیس گھنٹے عالمی سطح پر اسلامی پروگرام نشر کرنے والے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کا اجراء شامل ہیں۔ یہ ایک مذہبی تنظیم کی فقید المثال کامیابی ہے۔

مَیں ذاتی طور پر مولانا ابراہیم بن یعقوب امیر جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ و ٹوباگو کی سربراہی میں کی جانے والی جماعتی خدمات کو بہت خوشی سے دیکھتا ہوں اسی طرح ایک اور احمدی برادر ادریس ساقی صاحب بھی میرے قابل اعتماد ساتھیوں میں سے ہیں۔ اس جماعت کی میرے ملک کے لئے عمومی خدمات اور عوام کی خدمت کیلئے رفاہی کام ناقابلِ فراموش ہیں۔ احمدیوں کی قومی سطح پر مساعی ایک اچھی قوم کی تشکیل میں حکومت کی کوششوں کی مددگار ہے۔

تقدس مآب! میری حکومت کی خواہش ہے کہ ٹرینیڈاڈ اور ٹوباگو دنیا کی قابل رشک قوموں میں کھڑا ہو جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں متحد ہوکر ایک دوسرے سے ہر ممکن تعاون کرنا ہوگا۔ آپ کا دستور العمل "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں" مجھے یہ اعتماد دیتا ہے کہ مجھے آپ کی جماعت کا تعاون ہمیشہ حاصل رہے گا۔

اُس خدا سے جو تمام قدرتوں کا مالک ہے، میری دعا ہے کہ وہ آپ کے جلسہ کو ایک کامیاب اور روحانی ارتعاش پیدا کرنے کا ذریعہ بنادے۔

آپ سب پر اُس کی رحمت ہو۔

....

رائیٹ آنریبل پیڈی ایش ڈاؤن
رکن برٹش پارلیمینٹ

عزت مآب پیڈی ایش ڈاؤن رکن برٹش پارلیمینٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں مرسلہ اپنے پیغام میں تحریر کیا:۔

مجھے از حد خوشی ہے کہ میں احمدیہ مسلم جماعت کے لندن میں منعقد ہونے والے عالمی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تائیدی پیغام بھیج رہا ہوں۔

احمدیہ مسلم جماعت برطانیہ میں ہر معاشرتی سطح پر اخلاقی، روحانی اور تعلیمی میدانوں میں اعلیٰ کردار ادا کر رہی ہے۔ برطانیہ کے لئے اس جیسی تنظیموں کی مختلف ثقافتوں کے فروغ کے سلسلہ میں بہت اہمیت ہے تاکہ ہمارا معاشرہ مسلسل پنپتا رہے۔

ہم سب عالمی سطح پر جماعت کی طرف سے کئے جانے والے رفاہی کاموں کی قدر کرتے ہیں۔ میں آپ کی جماعت کی انتھک کوششوں کو سراہتا ہوں جس کے ذریعہ آپ افریقہ اور ایشیا میں دکھوں میں مبتلا انسانیت کی چارہ سازی کررہے ہیں۔ خاص طور پر سابق یوگوسلاویہ میں جہاں آپکی رفاہی تنظیم "ہیومینیٹی فرسٹ" 1993 سے مسلسل سرگرمِ عمل ہے۔

میں آپ کے رضاکاروں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو گزشتہ چند سالوں میں بوزنیا میں ہر ممکن مدد کررہے ہیں۔ نیز ان رضاکاروں کے کام کو بھی سراہنا چاہتا ہوں جو آجکل البانیہ اور کوسوو میں مقیم ہیں اور وہاں پناہ گزین کیمپوں میں کام کرتے ہوئے لوگوں کو دوبارہ بسانے کے منصوبوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انکا شکریہ ادا کرتا ہوں اور انکی حوصلہ افزائی کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس نہایت اہم کام کو جاری رکھیں۔

میں آپ کے مستقبل کے منصوبوں کی کامیابی کے لئے دعائے خیر کرتے ہوئے جلسہ کے شرکاء اور دنیا بھر کی احمدی جماعتوں کو سلام پہنچاتا ہوں۔

نیک تمناؤں کے ساتھ

....

عزت مآب راجر کالف
وائس پریذیڈنٹ یورپین یونینز علاقائی کمیٹی

مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ کے نام آپ نے اپنے پیغام میں لکھا:۔

"آپ کی مشفقانہ دعوت کا شکریہ۔ ان دنوں بعض ضروری مصروفیات کی وجہ سے میں جلسہ پر حاضر نہ ہوسکوں گا۔

گزشتہ جلسہ سالانہ پر جس گرمجوشی سے آپ نے میرا استقبال کیا تھا اس کا احساس اور اس کی یاد اب تک تازہ ہے۔ نیز جلسہ کے دنوں میں جماعت احمدیہ کے طریق کار نے مجھ پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔

ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ۔ میری دعا ہے کہ یہ جماعت خدمتِ خلق کے کاموں میں کامیاب رہے اور اِس صدی کا یہ آخری جلسہ کامیاب ہو۔

تسلیمات و آداب

....

عزت مآب ایگے ٹووان
ممبر آف نارویجین پارلیمنٹ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ انگلستان میں ۳۰؍جولائی سے یکم اگست تک منعقد ہو رہا ہے۔

اس موقع پر میں دلی مسرت کے ساتھ جلسہ کے شرکاء کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ اس صدی کا آخری جلسہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ عالمی اجتماع بہت کامیاب اور خوشگوار ہوگا۔

جماعت احمدیہ کے سربراہ اعلیٰ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک ہیں اور سب کے ساتھ بہت عزت واحترام سے پیش آتے ہیں۔ اُن کا طرز عمل ہمارے لئے ایک سبق ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی رہتے ہوں اور جو کچھ بھی ہمارے مذہبی اعتقادات ہوں، ہم کو سب کیلئے پیار اور محبت کے جذبات رکھنے چاہئیں۔

انسانیت کی خدمت جو آپ لوگ کررہے ہیں اس میں مزید ترقی کے لئے میری تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ نیک ترین تمناؤں کے ساتھ

....

عزت مآب ولیم ہیگ
ممبر آف برٹش پارلیمینٹ اور لیڈر حزب اختلاف

مجھے از حد خوشی ہے کہ میں احمدیہ مسلم جماعت برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر نیک تمناؤں کا اظہار کررہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی یہ جلسہ نہایت کامیاب رہے گا اور یہ چند دن آپ کے لئے بہت بار آور ثابت ہونگے۔

محترمہ این میری فیگر سٹروم
ممبر آف سویڈش پارلیمنٹ

مجھے از حد مسرت ہے کہ عالمی مسلم احمدیہ جماعت اس ماہ صدی کا آخری جلسہ سالانہ منعقد کررہی ہے۔

میں اپنے چند اراکین پارلیمینٹ اور کالمار کے احمدیوں کے ساتھ مل کر اس جماعت پر جبر و تشدد کے خلاف ایوان میں آواز بلند کرتی رہی ہوں۔ (اُن کے حق میں) جنہیں آزادئ تقریر اور آزادئ مذہب وغیرہ کے بنیادی انسانی حقوق سے محروم کردیا گیا ہے۔

سویڈن میں جماعت احمدیہ سے میرے ایک عرصے سے اچھے تعلقات ہیں اور میں آپکو یقین دلاتی ہوں کہ میں اس نیک مقصد میں مسلسل انکی مدد کرتی رہوں گی۔

آپ کا جلسہ کامیاب رہے۔

آداب و تسلیمات کے ساتھ۔

....

جناب کے۔ایم۔ سنگھ
سفارتکار ہائی کمیشن آف انڈیا

احمدیہ مسلم جماعت برطانیہ کے ۳۴ویں سالانہ جلسہ کے موقع پر ہائی کمشنر کو دعوت دینے کا شکریہ۔ ہائی کمشنر اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے جلسہ کی کامیابی کے لئے دعاگو ہیں لیکن اُن دنوں پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث اس میں شمولیت سے قاصر ہیں۔ تاہم انہوں نے جناب ایم۔ سی۔ نقوانی کونسلر کو نامزد کیا ہے کہ وہ اس جلسہ میں ہائی کمشنر کی نمائندگی کریں۔

....

جناب پیٹرووَن بٹلر
سفارتکار جرمنی برائے برطانیہ

جرمنی کے سفیر برائے برطانیہ نے اس موقع پر اپنے تہنیتی پیغام میں تحریر کیا کہ:۔

"آپ کا جلسہ، جس میں جرمنی کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگ بھی شرکت کررہے ہیں نہایت کامیاب اور بار آور ثابت ہو"۔

پرخلوص جذبات کے ساتھ

....

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV
Muslim Television Ahmadiyya International
Prime
You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.
At the moment, we are running the following offers:
NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m
B4U
These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.
BANGLA TV
SONY Entertainment Television
MAIL ORDER
EXPORT
Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com
skydigital
ZEE TV
+ All prices are exclusive of VAT

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 0181-553-3611

خطبہ جمعہ

توکل کا مضمون زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہے

توکل کرنے والے اور نہ توکل کرنے والوں میں بہت نمایاں فرق ہوتا ہے

جو سچا توکل کر کے چلتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہزار نقصانات سے بچاتا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۴؍ستمبر ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۴؍تبوک ۱۳۷۸ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَقَالَ مُوْسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ. وَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾۔

(سورۃ یونس آیت ۸۵،۸۶)

اور موسیٰ نے کہا اے میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر توکّل کرو اور تم فی الحقیقت فرمانبردار ہو جاؤ۔ تو انہوں نے جواباً کہا اللہ پر ہی ہم توکل رکھتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے لئے ابتلاء نہ بنانا۔

اس ضمن میں سب سے پہلی حدیث جو میں نے چنی ہے وہ حضرت مغیرہ بن ابی قرّہ السدوسی سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اس (اونٹنی) کو باندھوں اور پھر توکّل کروں یا اسے کھلا چھوڑ دوں اور پھر توکّل کروں۔ تو آپؐ نے فرمایا اسے باندھو اور پھر توکّل کرو۔

(ترمذی ابواب القیامۃ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حدیث کی روشنی میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ پر بھروسہ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہیں کہ تدبیر پوری کر کے پھر انجام کو خدا تعالیٰ پر چھوڑے اس کا نام توکّل ہے اور اگر تدبیر نہیں کرتا اور صرف توکّل کرتا ہے تو اس کا توکّل پھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا اور اگر نری تدبیر کر کے اس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالیٰ پر توکّل نہیں کرتا تو وہ تدبیر بھی پھوکی" (یعنی جس کے اندر کچھ نہ ہو) "وہ تدبیر بھی پھوکی ہوگی۔ ایک شخص اونٹ پر سوار تھا۔ آنحضرت ﷺ کو اس نے دیکھا۔ تعظیم کے لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکّل کرے اور تدبیر نہ کرے۔ چنانچہ اس نے اونٹ کا گھٹنا نہ باندھا۔ جب رسول اللہ ﷺ سے مل کر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہیں ہے۔ واپس آکر آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ میں نے تو توکّل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا۔ آپ نے فرمایا کہ تُو نے غلطی کی۔ پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا پھر توکّل کرتا تو ٹھیک ہوتا"۔ (ملفوظات جلد ششم، مطبوعہ لندن۔ صفحہ ۳۳۴)

دراصل توکّل کا مضمون ہماری ساری زندگی پر پھیلا پڑا ہے۔ زمیندار جب بیج بوتے ہیں وہ دراصل اپنے زور سے تو بیج نہیں اگاتے۔ وہ تو بیج پھینک دیتے ہیں اور نظام قدرت ہے جس نے بیج کے اندر پیچ در پیچ باریکیاں پیدا کر رکھی ہیں۔ اس بیج کے اندر جو اگنے کا مادہ ہے وہ اتنا حیرت انگیز ہے کہ اگر انسان اس پر غور کرے تو محو حیرت رہ جائے کہ کتنی باریکیاں ہیں۔ ورنہ دیکھنے میں تو بظاہر ایک دانہ ہے جس کو پھینک دیا اور وہ اُگ آیا۔ اور پھر اس کے ساتھ وتّر کا آنا، بیج کا مناسب زمین پر پڑنا، بارش کا پانی نہ زیادہ ہونا یا کم ہونا، یا ویسے کھیت کا پانی نہ زیادہ ہو نہ کم دیا ہو، بہت سے ایسے مواجہات ہیں جو بیج کے اگنے کے لئے ضروری ہیں۔

پس ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ توکّل شاید اسی کا نام ہے کہ کسی پر توکل کر لو، کسی پر اعتبار کر لو۔ توکّل بہت گہرا مضمون ہے۔ ایک بیج کی مثال دیکھیں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اس پر غور کرتے چلے جائیں تو جتنا غور کریں گے اس میں عظیم الشان گہرائی پر گہرائی اور گہرائی پر گہرائی نظر آتی چلی جائے گی۔ پھر وہ بیج کا نظام پیدا کیسے ہوا، آغاز اس کا کیسے ہوا، کیوں ہر بیج کو اپنے سا بیج پیدا کرنے کی صلاحیت نصیب ہوئی اور پھر بیج بھی تو کئی قسم کے ہیں۔ کئی بیج ایسے ہیں کہ جن کو پھیلانے کے لئے خاص قسم کی شکل ضروری ہے کیونکہ اس کے اوپر بُور آتا ہے اور وہ بیج ہلکا ہو کے ہواؤں سے اڑتا ہے اور اتنا اڑتا ہے کہ بعض دفعہ سمندر پار چلا جاتا ہے۔ اب خدا تعالیٰ نے دنیا میں جو بیج پھیلانے کا انتظام کیا ہوا ہے یہ بھی تو توکّل ہی ہے اور انسان کبھی غور نہیں کرتا کہ اس توکّل کے بغیر ہمارا ایک چھوٹے سے چھوٹا بیج بھی جسے آک کا پودا کہتے ہیں اس کا بیج بھی نہیں پھیل سکتا۔ حیرت انگیز نظام ہے کہ بعض دفعہ، بعض گٹھلیاں ایسی ہیں کہ جن کو جب تک کوئی جانور کھا نہ لے وہ گل ہی نہیں سکتیں۔ مثلاً ہاتھی جب وہ کھا لیتا ہے تو اس کے پیٹ کے تیزاب سے وہ گلتی ہیں اور چونکہ ہاتھی لمبے سفر کرتے ہیں اس لئے جب ان کو نکالتے ہیں تو ان میں اگنے کی صلاحیت پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔ پس نظام قدرت تو ایسا عجیب نظام ہے کہ ذرہ ذرہ میں خدا دکھائی دیتا ہے، اگر انسان کو دیکھنے کی بصارت ہو تو اس لئے توکّل کے مضمون کو یونہی عام نہ سمجھیں، بہت گہرا اور وسیع مضمون ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ پر ایسا توکّل کرو جیسا کہ حق ہے تو تمہیں ویسے رزق دیا جائے گا جیسے پرندوں کو دیا جاتا ہے۔ وہ خالی پیٹ صبح کو نکلتے ہیں اور بھرے پیٹوں سے شام کو واپس آتے ہیں"۔ (ترمذی ابواب الزھد)۔

یہ مضمون بھی دوہرے معنی رکھتا ہے۔ پرندہ اڑ کر جب جاتا ہے تو محنت کرتا ہے، بیج کو تلاش کرتا ہے، کھودتا ہے۔ اس کو پتہ ہے کونسی جگہ کھودی جائے گی تو وہاں سے بیج نکلے گا۔ تو اگر غریب انسان ہے اور کلہاڑا لے کر نکل جائے یا اور کوئی ایسا ہتھیار لے کر جس کو چلانے سے اس

کی روزی کمائی جاسکتی ہے تو اس نے خدا پر توکّل کیا اور لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائے۔ خدا پر ایسے توکّل سے، یہ ہمارا ایسا خدا ہے کہ وہ، ضرور پھر روزی کے سامان پیدا کردے گا۔

بعض لوگوں کو اس کے برعکس یہ عادت ہوتی ہے کہ اپنا فقر ننگا کرتے ہیں۔ بظاہر کہتے ہیں کہ ہم نے مانگا تو کچھ نہیں، کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا مگر ان کا چہرہ، ان کی آنکھیں، ان کا جسم بول رہا ہوتا ہے کہ ہمیں کچھ دو۔ غرضیکہ پہچاننے والے پہچان لیتے ہیں۔ ان کی پیشانی پہ جو علامتیں ہیں ان سے ہی پتہ چل جاتا ہے اور بعض لوگ باوجود فاقہ کشی کے اپنے آپ کو چھپاتے ہیں اور سنبھال کے رکھتے ہیں۔ ہنس کر بات کرتے ہیں، چہرے پر اپنی بھوک کا اثر نہیں آنے دیتے۔ پس ایسی صورت میں توکّل کے مضمون کو دیکھیں تو کتنا بدلتا جاتا ہے۔ محض مانگنا ہی نہیں، حالت غریبانہ بنا کر اگر حالت مانگنے لگے تو وہ بھی توکّل کے خلاف ہے۔

چنانچہ فرمایا 'تمہیں رزق دیا جائے گا جیسے پرندے کو دیا جاتا ہے۔ وہ خالی پیٹ صبح کو نکلتے ہیں اور بھرے پیٹوں کے ساتھ شام کو واپس لوٹتے ہیں'۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا۔ 'میری اُمّت کے ستّر ہزار لوگ جنت میں بغیر حساب کے داخل ہونگے'۔

یہاں ستّر ہزار سے مراد ایک تکمیل کا لفظ ہے۔ ستّر جس میں سینکڑوں ستّر ہو سکتے ہیں اللہ کی مرضی ہے جتنا چاہے بڑھادے اور اس کا بھی توکّل سے تعلق ہے۔ اگر توکّل ہو کہ اللہ تعالیٰ بخش دے گا تو خدا جانے پہلے کتنے ستّر ہزار ہو گزرے ہیں یا ستّر ستّر ہزار ہو گزرے ہیں اور کتنے آئندہ آنے والے ہیں، دنیا کتنی باقی ہے اور ہر نسل جو ہے وہ اللہ پر توکّل کرے تو وہ اس کے گناہ بخش سکتا ہے اور جب چاہے گا بخش دے گا۔

لیکن ساتھ ایک شرط رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی ہے۔ یہ لوگ ہونگے جو دوسروں کے عیوب کی تلاش میں لگے نہیں رہتے اور نہ ہی فال لینے والے ہونگے بلکہ اپنے رب پر توکّل کرتے ہونگے۔ (بخاری کتاب الرقاق)

اب یہ دو باتیں ہیں ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ جو لوگوں کے عیوب کی تلاش میں رہتے ہیں وہ پردہ دری کرتے ہیں اور جو پردہ دری کرنے والے ہوں ان کو اللہ پر توکّل کا کوئی حق نہیں۔ کئی گناہ اُچھل کر خود بخود باہر آجاتے ہیں۔ وہ جب خدا مناسب سمجھے ان کو باہر نکال دیتا ہے مگر ایک مومن، ایک نیک ظن انسان گناہ کی تلاش میں نہیں رہتا اور جو گناہ کی تلاش میں نہیں رہتا اللہ بھی اس سے ایسا ہی سلوک فرماتا ہے۔

اور دوسرا ہے 'اور فال نہ لینے والے'۔ فال لینے کا مطلب یہ ہے کہ اٹکل مار کے بعض دفعہ تیروں سے یا بعض دفعہ دوسری چیزوں سے فال لی جاتی ہے کہ یہ ہو جائے گا تو یوں ہو جائے گا، یہ ہو جائے گا تو یوں کروں گا۔ یہ ساری گپیں ہیں۔ اس کو توکّل نہیں کہتے۔ توکّل یہ ہے کہ غور کرے یہ رستہ بہتر ہو گا اور حالات یہ بتاتے ہیں کہ بظاہر یہ رستہ بہتر ہو گا پھر اس رستے کے پیچھے چل پڑے۔ فال نکالنے والے تو ہمیشہ دھوکا کھاتے ہیں۔

ترمذی کی ایک حدیث ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص کو فاقہ نہ آلیا اور اس نے اس فاقہ کی حالت کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس کا فاقہ دور نہ ہو گا"۔

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

یہ جو پیش کرنے کا مضمون ہے یہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں خواہ زبان سے پیش کرے خواہ آثار سے پیش کرے ایسے لوگ ہمیشہ فاقہ کا شکار ہی رہتے ہیں۔ لوگوں کی خیرات سے کسی کا کچھ نہیں بنا کرتا۔ "اور جس کو فاقہ آیا اور اسے وہ اللہ کے سامنے پیش کرے تو اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اس کے لئے رزق نازل کرے گا"۔ (ترمذی کتاب الزھد)۔ یہاں جلد یا بدیر کا لفظ بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔

توکّل کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم نے ادھر توکّل کیا اور ادھر کہیں سے روٹی مل گئی۔ توکّل کا مطلب تو یہ ہے کہ انسان اصرار کے ساتھ توکل پہ بیٹھا رہے اور پھر یقین کرے کہ بالآخر میرا خدا میرے رزق کا سامان پیدا کردے گا۔

ایک شخص کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اسے بہت زاہد بننے کا شوق تھا اور وہ زاہد بن کر جنگل میں ایک درخت کے نیچے جا چھپا اور کہا کہ میں تو کسی سے نہیں مانگوں گا، اللہ مجھے رزق دے گا تو میں لوں گا۔ اب وہ شخص کچھ دیر تو اسی طرح رہا لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ ایک بہت بزرگ عابد انسان بیٹھا ہوا ہے۔ لوگوں نے جگہ جگہ سے تحفے لانے شروع کئے اور اس کے درخت کے نیچے کھانوں کے ڈھیر لگ گئے اور وہ لوگوں کو بھی بانٹنے لگا۔ اب خدا تعالیٰ نے اس کو آزمانا تھا۔ چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ ہر ایک نے سمجھا کہ دوسرا لے گیا ہو گا اور اس دن اس کو کچھ بھی نہ ملا۔ سارا دن درخت کے نیچے بیٹھا رہا، بھوکا پیاسا، برا حال۔ آخر خیال آیا کہ دیکھنا چاہئے جا کر۔ باہر نکلا اور ایک جگہ جا کر ایک دروازہ کھٹکھٹایا تو دروازے والے نے جب دیکھا تو اس نے کہا او ہو آپ کدھر آگئے ہیں۔ معاف کرنا غلطی ہو گئی ہم تو بھول ہی گئے تھے۔ ہمیں پہنچنا چاہئے تھا۔ اس نے اس کو دو روٹیاں اور کچھ سالن دے دیا۔ وہ چلنے لگا تو کشفاً اس کو اس کا وہ کتا دکھایا گیا جو باتیں کر رہا تھا۔ کتے نے کہا میں اس دروازے پہ بیٹھا ہوا ہوں اور کسی اور دروازے پر نہیں جاتا۔ میرا حق ہے کہ ایک روٹی مجھے دو۔ اس نے وہ روٹی اس کو پکڑا دی اور کھلا کر چلنے لگا تھا کہ کتا پیچھے پیچھے آگیا۔ اس نے کہا ایک روٹی سے میرا پیٹ نہیں بھرتا یہ دونوں روٹیاں تم نے میرے مالک سے لی ہیں۔ اپنے مالک کو چھوڑ کر میرے مالک کے پاس آئے ہو اس لئے اپنے مالک کی چیز کا میں حق دار ہوں۔ چنانچہ وہ دونوں روٹیاں پھینک کر واپس اپنے درخت پہ چلا گیا اور اتفاق ایسا ہوا کہ اس وقت لوگوں کو یاد آیا اور لوگوں نے پھر وہاں رزق پہنچانا شروع کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے سبق دینا تھا۔

دیکھو توکّل کوئی معمولی بات نہیں ہے اور نہ ہی توکّل کا یہ مطلب ہے کہ ادھر توکّل کیا ادھر ہی فوراً رزق مل گیا۔ اللہ چاہے تو فوراً دے دیتا ہے، نہ چاہے تو فوراً نہیں دے گا۔ دیکھیں آپ بیج ڈالتے ہیں، توکل کرتے ہیں، بعض دفعہ بیج ضائع ہو جاتے ہیں، بعض دفعہ فصل اُگتی بھی ہے تو جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے "پھوکی"۔ اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا۔ زمیندار جانتے ہیں کہ توکّل کیا تھا اور ایک سال ایسا آیا کہ اس میں کچھ نہ نکلا۔ لیکن توکّل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسے مضمون باندھے ہیں جن پر غور کرنے کے نتیجے میں توکّل کے حقیقی معنی سمجھ آتے ہیں۔ یہ جو خدا تعالیٰ کا پیدائش کا نظام ہے یہ بھی ایک خاص چکر کھاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت یوسفؑ کے زمانے میں سات سال کا قحط آیا تھا۔ یہ نظام بھی بعض دفعہ پہلے رؤیا میں بتا دیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ بغیر بتائے بھی اگر زمیندار غور کرے تو معلوم کرتا ہے کہ خاص چکر ہوتا ہے۔

چنانچہ میں جو اپنی زمینوں کا انچارج مقرر تھا میں نے یہ اصول بنا کے رکھا ہوا تھا اور یہی میں اپنے عزیز مرزا مسرور احمد صاحب کو بتاتا ہوں کہ یاد رکھو کہ ہر چوتھے سال ایک ابتلا آئے گا اور توکّل یہ نہیں ہے کہ کہو کہ دیکھو ہم نے یہ بیج پھینکا اور کچھ نہیں ملا۔ توکّل کے ساتھ صبر شامل ہے۔ تو تم جب بیج پھینکو تو صبر کرو اور اندازہ، فال نہ لگاؤ بلکہ قانون قدرت کو پرکھو اور قانون قدرت جہاں تک میں نے پڑھا ہے مجھے یہی بتاتا ہے کہ قریباً چار سال کے بعد ایک ابتلا کا

سال آیا کرتا ہے ۔ پس جو پہلے تین سال ہیں ان میں بچا کے رکھو۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روئیداد سے یہی پتہ چلتا ہے کہ اس وقت بچا کے رکھنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جو آیا وہ سب کچھ خرچ کر دیا۔ اب یہ بھی توکّل کے خلاف ہے کہ جو آیا سب کچھ خرچ کر دیا کہ اللہ نے دیا اور بھی دے دے گا۔ تو نظام توکّل تو بہت گہرا نظام ہے۔ ایک بات سے دوسری بات نکلتی چلی جاتی ہے۔

حضرت امّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ جب گھر سے نکلتے تو فرماتے تھے 'اللہ کے نام کے ساتھ اس پر توکّل کرتے ہوئے میں گھر سے باہر نکلتا ہوں'۔ ہر روز جب انسان گھر سے باہر نکلتا ہے تو اس خیال سے کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے پوری احتیاطیں بھی نہیں پوری کرتا۔ لیکن اگر احتیاطیں بھی پوری کرے تو یقین کرے کہ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شامل نہیں ہوگا کوئی خرابی پیدا ہو جائے گی۔ بعض دفعہ موٹر کے ایکسیڈنٹ ہوتے ہیں۔ ایک آدمی بہت احتیاط سے چلا رہا ہے اور ہر طرح کی بہترین کار اس نے رکھی ہوئی ہے جس میں کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں اور سامنے سے آنے والا ایک شرابی ڈرائیور ہے اس نے اس کو ٹکر مار دی۔ تو اب دیکھیں جو توکّل کرنے والا ہے وہ ساتھ دعا بھی کر کے چلے گا اب جو دعا کر کے چلے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی مدد فرمائے گا۔

ایک دفعہ مجھ سے ہمارے ایک عزیز پائلٹ تھے انہوں نے بیان کیا کہ میں ہمیشہ جنگ کے دوران جب جہاز پہ جایا کرتا تھا تو یہ دعا کیا کرتا تھا "سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ"۔ یہ دعا کہتے ہیں لکھ بھی لیا کرتا تھا جہاز کے اوپر اور پڑھتا بھی جایا کرتا تھا۔ کہتے ہیں ہمیشہ خدا کے فضل سے سخت بمباری، سخت توپوں میں سے نکل کر میں ہمیشہ واپس آتا رہا۔ ایک دفعہ بھول گیا اور اسی دفعہ میں ایک توپ کا نشانہ بنا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ مجھے چونکہ توکل کی عادت تھی اس وقت مجھے یاد آیا اور میں نے توکّل شروع کیا، دعا پڑھنی شروع کی تو خدا تعالیٰ نے مجھے زندہ بچا لیا اور اس قید سے بھی نسبتاً سہولت سے نجات بخشی۔

توکّل کا مضمون تو زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہے۔ توکّل کرنے والے اور نہ توکّل کرنے والوں میں بہت نمایاں فرق ہوتا ہے۔ جو سچا توکّل کر کے چلتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہزار نقصانات سے بچاتا ہے، ہزار آفات سے بچاتا ہے۔ مگر فال کے طور پر نہ کریں۔ غور کریں، فکر کریں اور نظام قدرت کو پڑھیں اور اس کے مطابق کوئی فیصلہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جو دعا حضرت امّ سلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کی ہے وہ آگے چلتی ہے۔ "اے اللہ ہم تجھ سے اس بات کی پناہ طلب کرتے ہیں کہ ہم پھسل جائیں یا گمراہ ہو جائیں یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت کریں یا ہمارے خلاف جہالت کی جائے"۔ (ترمذی کتاب الدعوات)۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اصل میں توکّل ہی ایک ایسی چیز ہے کہ انسان کو کامیاب و بامراد بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے بشرطیکہ سچے دل سے توکل کے اصلی مفہوم کو سمجھ کر صدق دل سے قدم رکھنے والا ہو اور صبر کرنے والا اور مستقبل مزاج ہو، مشکلات سے ڈر کر پیچھے نہ ہٹ جاوے دنیا گزشتنی اور گزاشتنی ہے"۔ اس لائق ہے کہ اس کو بھولا جائے اور ترک کر دیا جائے۔ "اور اس کے کام بھی ایسے ہی ہیں۔ پس انسان کو لازم ہے کہ اس کا غم نہ کرے اور آخرت کا فکر زیادہ رکھے۔ اگر دین کے غم انسان پر غالب آ جاویں تو دنیا کے کاروبار کا خود خدا متکفل ہو جاتا ہے"۔ (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۵۲ مطبوعہ لندن)

پھر فرماتے ہیں:

"انسان کو مشکلات کے وقت اگرچہ اضطراب ہوتا ہے مگر چاہئے کہ توکّل کو کبھی بھی ہاتھ سے نہ دے۔ آنحضرت ﷺ کو بھی بدر کے موقع پر سخت اضطراب ہوا تھا"۔ کتنا باریک فرق دکھا دیا آپ نے۔ "سخت اضطراب ہوا تھا چنانچہ عرض کرتے تھے یَارَبِّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ فَلَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا۔ مگر آپ کا اضطراب فقط بشری تقاضا سے تھا کیونکہ دوسری طرف توکل کو آپ نے ہرگز ہاتھ سے نہیں جانے دیا تھا۔ آسمان کی طرف نظر تھی اور یقین تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ یاس کو قریب نہیں آنے دیا تھا۔ ایسے اضطرابوں کا آنا تو انسانی اخلاق اور مدارج کی تکمیل کے واسطے ضروری ہے مگر انسان کو چاہئے کہ یاس کو پاس نہ آنے دے۔ انسان کو طرح طرح کے خیالات اضطراب کا وسوسہ ڈالتے ہیں مگر ایمان ان وساوس کو دور کر دیتا ہے ۔ بشریت اضطراب خریدتی ہے اور ایمان اس کو دفع کر دیتا ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۱، ۱۷۲ مطبوعہ لندن)

❋❋❋✧✧✧❋❋✧✧✧❋❋❋

دارالامن یا Peace Village

(نسیم مہدی ۔ امیر و مشنری انچارج کینیڈا)

۱۹۹۷ء کے دورہ کینیڈا کے دوران حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ارشاد فرمایا کہ بڑی بڑی مساجد بنا دینا کافی نہیں ان کی آبادی کے لئے بھی کوشش کرنی چاہئے۔ مسجد بیت الاسلام ٹورنٹو، ٹورنٹو شہر سے باہر ہے اور نماز جمعہ، خصوصی اجلاسوں اور تقریبات کے علاوہ اس میں نمازوں کی حاضری فاصلے کی وجہ سے خاصی کم ہوتی ہے۔ حضور کے اس اعلان کے وقت گو مسجد کے ارد گرد رہائشی منصوبے چل رہے تھے مگر اس بات کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ کثرت سے احمدی اس علاقہ میں منتقل ہو سکیں گے۔

مسجد بیت الاسلام سے ملحقہ ۵۰۔ ایکڑ زمین پر ایک بلڈر نے مکان بنانے کا منصوبہ بنایا تو اس کے ساتھ بات چیت کی گئی کہ اگر وہ مکانوں کے نقشوں میں ہماری ضروریات کے مطابق تبدیلیاں کرے اور اچھی قیمت دے تو ہم جماعت کے افراد کو encourage کریں گے کہ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب تک ایک سو سے زائد خاندان اس سکیم میں مکان خرید چکے ہیں اور اس سال کے آخر تک اس جگہ منتقل ہو جائیں گے۔ ان تمام گھروں سے مسجد بیت الاسلام دو سے پانچ منٹ کی پیدل مسافت پر ہوگی۔

مسجد کے ہمسائے میں احمدیوں کا آباد ہونا اور اس نیت سے آباد ہونا کہ مسجد آباد ہو بابرکت ہے ہی لیکن اس کے اور بھی فوائد ہیں۔ مثلاً جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء کے دوران اس رہائشی سکیم میں ۵۰۰ سے زائد گاڑیاں پارک ہوئیں اور اگلے سالوں میں مہمانوں کو رہائش مہیا کرنا اور دیگر فوائد اس کے علاوہ ہونگے۔ توقع ہے کہ اگلے سال مزید ۶۰ سے ۱۰۰ افراد مکان خرید سکیں گے۔

ہماری سٹی کونسل نے نہ صرف اس رہائشی منصوبہ کے دوران بلکہ مسجد کے ارد گرد ساری Development کے دوران مسجد کی ضروریات اور مفادات کا خیال رکھا۔

ایک اہم بات جو غالباً پہلے کسی مغربی ملک میں ایسے نہیں ہوئی ہے کہ دارالامن رہائشی منصوبہ میں تمام پبلک سڑکوں کے نام ہماری تجویز پر باوجود مخالفت کے سٹی کونسل نے متفقہ طور پر منظور کئے۔ یہ نام اب منظور ہو چکے ہیں، بورڈ لگ چکے ہیں بلکہ اس علاقہ کے نئے نقشوں میں یہ نام چھپ چکے ہیں۔ یہ نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ احمدیہ ایونیو (Ahmadiyya Avenue)
۲۔ نورالدین کورٹ (Nuruddin Court)
۳۔ محمود کریسنٹ (Mahmood Cresc.)
۴۔ ناصر سٹریٹ (Naisr Street)
۵۔ طاہر سٹریٹ (Tahir Street)
۶۔ بشیر کریسنٹ (Bashir Cresc.)
۷۔ ظفراللہ خان کریسنٹ (Zafrullah Khan Cresc.)
۸۔ ڈاکٹر عبدالسلام سٹریٹ (Dr.Abdus Salaam Str.)
۹۔ ماسک گیٹ (Mosque Gate)

علاوہ ازیں مسجد بیت الاسلام کے جنوبی جانب ایک بہت بڑے پبلک پارک کا نام سٹی کونسل نے متفقہ طور پر "احمدیہ پارک" رکھا ہے۔ الحمدللہ علی ذالك۔

اگر ایک ملک میں بعض بدنصیب ہمارے شہروں کے نام بدل رہے ہیں تو اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ نئی زمینوں میں "احمدی نام" رکھوا رہا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمّرم — گرکفر این بود بخدا سخت کافرم

اللہ اور اس کے رسول مقبول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و سلم کی

محبت میں سرشار معصوم احمدیوں پر

توہین رسالت کے سراسر جھوٹے اور ناپاک الزام میں عائد

بعض مقدمات کی تفصیل

(رشید احمد چوہدری۔ پریس سیکرٹری)

قسط نمبر ۱۳

دروازوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھنے کی وجہ سے توہین رسالت کا مقدمہ

چک نمبر ۱۸ بھوڑو ضلع شیخوپورہ میں پرانی مسجد کو گرا کر اس کی جگہ نئی اور کھلی مسجد احمدیہ بنانے کا پروگرام تھا۔ چنانچہ نقشہ وغیرہ بنا کر جب کام شروع کیا گیا تو گاؤں کے بعض غیر احمدی احباب کو یہ بات بہت ناگوار گزری۔ انہوں نے کہا کہ ہال تو جتنا چاہے اونچا اور بڑا بنالو مگر ہم مسجد کے مینار اور محراب نہیں بننے دیں گے۔ گاؤں کے ایک مخالف ڈاکٹر رشید احمد نے منظور چنیوٹی کو ایک خط لکھا کہ مسجد کی تعمیر کو رکوایا جائے۔ منظور چنیوٹی کے لڑکے نے جواب دیا کہ مولوی منظور چنیوٹی حج کے لئے گئے ہوئے ہیں آپ فوری طور پر مقامی سرکاری عہدیداران کو ملیں اور ان کو بتائیں کہ نقص امن کا خطرہ ہے لہذا مسجد کی تعمیر کے کام کو فوری طور پر رکوایا جائے اور ساتھ ہی گاؤں میں تقسیم کرنے کے لئے احمدیت کے خلاف لٹریچر بھجوادیا۔

یہ صورت حال دیکھ کر فیصلہ کیا گیا کہ مسجد کی تعمیر جلد سے جلد مکمل کی جائے۔ ایک احمدی ٹھیکیدار کو اس کام پر لگایا گیا مگر مسجد کی تعمیر مکمل نہ ہو سکی۔

اسی دوران جب کہ گاؤں میں کشیدگی بڑھ رہی تھی ایک شخص دین محمد صاحب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ گاؤں کے لوگوں نے مولویوں کے کہنے پر ان کی زبردست مخالفت کی مگر وہ ثابت قدم رہے۔ ختم نبوت کی تنظیم نے بھی جماعت کے خلاف لٹریچر تقسیم کیا۔ اس طرح گاؤں میں احمدی مسلمانوں کے خلاف زبردست نفرت پھیل گئی۔

مورخہ ۲۸/مئی ۱۹۹۹ء کو یوم تکبیر منانے کے بہانے شرارت کی نیت سے چک نمبر ۱۸ بھوڑو کے چند لوگوں کو تیار کر کے ربوہ لے جانے کا پروگرام بنایا گیا اور ایک بس کا انتظام کیا گیا۔ ربوہ سے واپس آکر ان لوگوں نے گاؤں کے چھ احمدیوں کے خلاف تھانہ سانگلہ ہل میں درخواست دی کہ احمدیوں نے رات کے وقت بس سے ۳۵ لیٹر (Litre) پٹرول چوری کیا ہے اور بس کا ٹائی راڈ کھول دیا تاکہ بس ربوہ نہ جاسکے۔ پولیس آئی تو طے پایا کہ احمدی قسم کھالیں کہ انہوں نے یہ حرکت نہیں کی چنانچہ ایک احمدی کے قسم کھالینے کی وجہ سے یہ معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

اس سے ناکامی کے بعد احمدیوں کو ایک اور مقدمہ میں ملوث کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی اور کہا گیا کہ ہم چند مولوی اور نوجوان سڑک کے کنارے بیٹھے تھے کہ احمدیوں نے جو کار میں سوار تھے ہمیں کار کے نیچے دے کر ہلاک کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح شاہ کوٹ تھانہ میں چار احمدیوں کے خلاف مقدمہ کا اندراج کر دیا گیا۔

مولویوں کو ایک اور شرارت یہ بھی سوجھی کہ رات کے وقت کاغذوں پر بسم اللہ لکھ کر گاؤں کی گلیوں میں پرزے پھینک دئیے گئے اور صبح مساجد کے لاؤڈ سپیکروں سے اعلان شروع کر دئیے کہ احمدی بسم اللہ اور قرآن مجید کی توہین کر رہے ہیں۔ لوگوں کو اگر یہ کاغذ ملیں تو مسجد لے آئیں۔ اس موقع پر بھی پولیس آئی اور تحقیق کی۔ گاؤں کے غیر احمدی شرفاء نے بیان دیا کہ احمدی ایسا کام نہیں کر سکتے۔ اس طرح مولویوں کا یہ حربہ بھی ناکام ہوا۔

پھر مولویوں نے مطالبہ کیا کہ احمدیوں کے گھروں پر بسم اللہ اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے اسے مٹایا جائے۔ مجسٹریٹ نے احمدیوں سے کہا کہ کلمہ مٹا دیں۔ احمدیوں نے جواب دیا کہ ہم تو نہیں مٹائیں گے البتہ اگر پولیس مٹانا چاہتی ہے تو مٹادے۔ جس پر مجسٹریٹ یہ دھمکی دے کر چلا گیا کہ چار دن کی مہلت آپ کو دی جاتی ہے اگر آپ نے کلمہ نہ مٹایا تو ہم خود آکر مٹادیں گے اور آپ پر کیس بھی کر دیا جائے گا۔ چنانچہ مولویوں کے کہنے پر ایک شخص محمد اعظم ولد عبداللطیف ساکن چک نمبر ۱۸ بھوڑو نے درخواست دی جس میں لکھا:

"میں ختم نبوت تنظیم بھوڑو چک نمبر 18/RB کا صدر ہوں۔ ہمارے گاؤں میں مرزائی بھی آباد ہیں جن میں اعجاز احمد ولد محمد لطیف، ناصر احمد ولد محمد علی، قمر دین ولد کرم دین اور عبدالحمید ساکنان چک ۱۸ نے اپنے رہائشی مکانات کے سامنے دروازوں اور تختوں پر قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ کندہ کروایا ہوا ہے جو دانستہ طور پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاک نام کی توہین کر رہے ہیں جس سے میرے اور گاؤں کے دیگر مسلمان لوگوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچ رہی ہے کیونکہ اعجاز احمد وغیرہ کافر قرار دئے جا چکے ہیں۔ میرے علاوہ حبیب الرحمٰن ولد عبداللطیف، اعجاز علی ولد مختار علی، مبارک علی ولد عبدالحمید، شبیر حسین ولد بشیر احمد نے بھی چاروں متذکرہ بالا ملزمان کے دروازوں اور تختوں کے سامنے قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ کندہ کرایا ہوا دیکھا ہے۔ لہذا اعجاز احمد وغیرہ کے خلاف قانونی کاروائی کر کے قرآنی آیات اور کلمہ طیبہ ان کے دروازوں اور تختوں سے محفوظ کرایا جائے"۔

پولیس نے درخواست میں لکھا کہ بیان بالا سے صورت جرم دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان پائی جاتی ہے لہذا چاروں احمدیوں کے خلاف تھانہ سانگلہ ہل میں مورخہ ۲۱/جون ۱۹۹۹ء ایک مقدمہ زیر دفعہ 295/C تعزیرات پاکستان درج کر لیا گیا۔

ان احمدی احباب کے نام یہ ہیں:

۱۔ ناصر احمد ولد محمد علی واہلہ

۲۔ اعجاز احمد ولد عبداللطیف

۳۔ قمر دین ولد کرم دین

۴۔ عبدالحمید ولد محمد اسمٰعیل

اور اچانک مورخہ ۱۲/جون ۱۹۹۹ء کو رات بارہ بجے پولیس چھاپہ مار کر ناصر احمد واہلہ کو ان کے گھر سے گرفتار کر کے تھانہ سانگلہ ہل لے گئی۔ باقی تین افراد پولیس کے ہتھے نہ چڑھ سکے۔ ان میں سے اعجاز احمد نے شیخوپورہ جاکر مورخہ ۳۰/جون ۱۹۹۹ء تک عبوری ضمانت کرالی۔ باقی دو افراد گاؤں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

اس کے بعد سانگلہ ہل پولیس نے چک بھوڑو میں آکر جہاں جہاں کلمہ طیبہ پتھر پر کندہ کیا ہوا تھا توڑ کر اتار دیا ہے اور بعض جگہوں پر روغن پھیر دیا گیا ہے۔

پاکستانی پولیس کے ہاتھوں کلمہ طیبہ کا یہ حشر دیکھ کر تمام احمدی مسلمان اپنے خدا کے حضور دعاؤں میں لگے رہے۔

قرآن کریم میں عملِ حُب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"قرآن کریم نے حُب کا عجیب عمل بتایا ہے فرمایا: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہ ۔ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری (آنحضرتؐ کی) پیروی کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے اور سرچشمہ محبت تمہارے ہاتھ میں آ جائے گا۔ افسوس ہے کہ لوگ اس اعلیٰ عملِ حُب اور سرچشمہ محبت کو چھوڑ کر ادھر ادھر پھرتے ہیں۔

(اخبار الفضل قادیان دارالامان ۔۸/دسمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۵)

Unique Travel یونیک ٹریول

PIA، امارات ایئر، گلف ایئر اور دوسری تمام ایئرلائنز کے ذریعہ

دنیا بھر کیلئے سستی ٹکٹوں اور یقینی نشستوں کی فراہمی کا واحد مرکز

اکثر زبانوں میں ترجمہ کی سہولت نیز آپ کی خدمت کے لئے ہر وقت موجود

لاہور-اسلام آباد-پشاور=900DM، فیملی فیئر لاہور-اسلام آباد-پشاور-ملتان-فیصل آباد=879DM،

کراچی=875DM، فیملی فیئر کراچی=672DM------------------(Exclusive Tax)

حاضر خدمت: الطاف چودھری۔ فون: 069/24246742 , 069/24246741

فیکس: 069/24246745 ـ E-mail: Uniprise@t-online.de

Kaiserstrasse 64, Kaiserpassage 10, 60329 Frankfurt am Main - Germany

فرانکفورٹ میں خواتین اور بچیوں کے سِلے اور اَن سِلے ملبوسات کی ورائیٹی کا مرکز

بیلہ بوتیک

ہر موسم کی مناسبت سے ہر موقع کے لئے۔ جلسہ، اجتماع، عید، سالگرہ، شادی بیاہ

شادی بیاہ کی خریداری پر خصوصی رعایت

Tel: 069-24279400 & 0170-2128820

Kaiserstr.64 - Laden 29 Frankfurt

Bahnhof سے صرف تین منٹ کے فاصلہ پر

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ ازصفحہ ۲

کمزور اور نحیف ہوں۔ اور ایک کارڈ بھائی صاحب کو لکھا کیونکہ اس وقت وہ دوسری جگہ پر تھے کہ میں جارہا ہوں اگر قادیان پہنچا تو خط لکھوں گا اور اگر راستہ میں مر گیا تو میری نعش کا بھی کسی کو پتہ نہ لگے گا۔ میں نے سفر کے لئے احتیاطی پہلو اختیار کر لئے تھے۔

(۱) ریلوے لائن کا نقشہ رکھ لیا تھا۔ (۲) جلدی جلدی چند درسی کتب فروخت کر کے کچھ پیسے رکھ لئے تھے۔ (۳) کمزور بہت تھا اور مسافت دور کی تھی۔ پچاس ساٹھ میل تک ریل کا سفر کیا تا کہ اگر صحت کمزوری دکھائے تو لوٹنے کی ہمت نہ ہو۔ اور بجائے واپس ہونے کے آگے آگے ہی چلتا رہوں۔ میں اس سفر میں تیس تیس میل روزانہ چلتا رہا۔ جہاں رات ہوتی ٹھہر جاتا۔ کبھی سٹیشن پر اور کبھی کمٹیوں میں۔ پاؤں کے دونوں تلوے زخمی ہو گئے تھے۔ "خدایا آبرو رکھیو میرے پاؤں کے چھالوں کی" جب رات بسر کرنے کے لئے کسی جگہ ٹھہرتا تو شدت درد کی وجہ سے پاؤں اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتا تھا۔ صبح ہوتی نماز پڑھتا اور چلنے کے لئے قدم اٹھاتا تو پاؤں اپنی جگہ سے ہلتے نہیں تھے۔ بہ ہزار دشواری انہیں حرکت دیتا اور ابتدا میں بہت آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اور چند منٹ بعد اپنی پوری رفتار میں آجاتا۔ پاؤں جوتا پہننے کے قابل نہیں رہے تھے کیونکہ چھالوں سے پُر تھے۔ بلکہ چمڑا اتر کر صرف گوشت رہ گیا تھا۔ اس لئے کبھی روڑے اور کبھی ٹھیکریاں چبھ کر بدن کو لرزا دیتیں۔ کبھی ریل کی پٹڑی پر چلتا اور کبھی عام شاہ راہ پر اتر آتا۔ بڑے بڑے ڈراؤنے راستہ سے گزرنا پڑا۔ ہزاروں کی تعداد میں بندروں اور سیاہ مونہہ والے لنگوروں سے واسطہ پڑا جن کا خوفناک منظر دل کو ہلا دیتا۔

علی گڑھ شہر سے گزرا مگر مجھے خبر نہیں کہ کیسا ہے اور کالج وغیرہ کی عمارتیں کیسی ہیں البتہ چلتے چلتے دائیں بازو پر کچھ فاصلہ پر سفید عمارتیں نظر آئیں اور پاس سے گذرنے والے سے یہ پوچھ کر کہ یہ عمارت کیسی ہے اور اس کے یہ کہنے پر کہ کالج کی عمارت ہے آگے چل پڑا۔

دہلی شہر سے گذرا اور ایک منٹ کے لیئے بھی وہاں نہ ٹھہرا کیونکہ میرا مقصود کچھ اور تھا وہاں کے بزرگوں کی زیارت میرا مقصود نہ تھا اس لئے میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی اپنے مقصود سے باہر نہیں ہونا چاہتا تھا۔ زخمی پیروں کے ساتھ قادیان پہنچا اور مہمان خانہ میں ٹھہرا۔ چند منٹ کے بعد حضرت حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے دودھ کا ایک گلاس دیا۔ میری جیب میں پیسے نہیں تھے اس لئے لینے سے انکار کر دیا آخر انکے کہنے پر کہ خرچ سے نہ ڈریں آپ کو پیسے نہیں دینے پڑیں گے، پی لیا۔ الحمد للہ علی ذالک کہ قادیان میں سب سے پہلی غذا دودھ ملی۔ میری موجودگی میں بہت سے لوگ آئے مگر کسی کو بھی دودھ کا گلاس نہیں دیا گیا۔ پھر حضرت مسیح موعودؑ سے ملا۔ حضور حالات دریافت کرتے رہے لوگ بیعت کرنے لگے تو حضور نے خود ہی مجھے بھی بیعت کے لیئے کہا میں اس وقت حضور کے پاؤں دبا رہا تھا یہ ایک جنون تھا جو کام آگیا ورنہ آج صحابیوں کی فہرست میں میرا نام کس طرح آتا۔

اے جنوں گردِ تو گردم کہ چہ احسان کردی اللّٰھم مالك الملك تعزّ من تشاء. خلیفہ اولؓ نے زخموں کا علاج کیا اور حافظ روشن علی صاحب مرحوم کو تعلیم کے لئے مقرر کر دیا اور بعد میں خود تعلیم دیتے رہے۔ (رجسٹر روایات نمبر ۴ صفحہ نمبر ۲۵ تا ۲۸)

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں شہداء کے ذکر کے دوران غلطی سے ان کے بھائی سید محبوب عالم صاحب کے متعلق یہ بیان کر دیا تھا کہ آپ وہی ہیں جو بہار پٹنہ سے پیدل چل کر قادیان پہنچے تھے۔ احباب یہ درستی نوٹ فرمالیں کہ پیدل پہنچنے والے سید محبوب عالم صاحب نہیں تھے بلکہ ان کے بھائی سید محمود عالم صاحب تھے جو پیدل قادیان پہنچے تھے۔

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیارشدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواهشمند حضرات بذریعه ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھاکر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کرسکتے هیں

آج هی رابطه کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 + FAX: 04504-202

حضرت محمد ابراہیم صاحبؓ

ولد نظام الدین سکنہ سڑوعہ ضلع ہوشیار پور

تعارف:- آپؓ نے بذریعہ خط ۱۹۰۳ء میں بیعت کی سعادت پائی اور ۱۹۰۴ء میں زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپؓ فرماتے ہیں:-

۱۹۰۴ء میں حضرت صاحب کے ہاتھ پر مسجد مبارک میں بیعت کی۔ بیعت کے وقت چونکہ مرد وہاں زیادہ تھے، جگہ تنگ تھی اور میں نے حضور کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہوا تھا۔ حضورؑ نے باقی احباب کو فرمایا کہ ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ لو بیعت ہو جاوے گی۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ پگڑیاں پکڑ کر بیعت ہوا کرے گی۔ افسوس ہے کہ ملازمت کے سبب زیادہ رہائش کا موقع ہی نہ ملا تھا۔

(رجسٹر روایات نمبر پانچ صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶)

حضرت مستری خدا بخش صاحبؓ (عرف مومن جی)

ابن مستری کریم بخش صاحب

تعارف:- آپ پٹیالہ کے رہنے والے تھے۔ ۱۸۸۰ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۳ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضورؑ کے سفر جہلم کے دوران ۱۹۰۴ء میں بیعت کی توفیق پائی۔

پسماندگان میں آپ کے بیٹے پروفیسر عبدالشکور اسلم صاحب پہلے ٹی۔ آئی کالج میں اور پھر ایچی سن کالج لاہور میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ دوسرے بیٹے عبدالوہاب صاحب .P.C.S میں تھے۔

آپ کی ایک بیٹی امۃ الرحمان صاحبہ مولوی محمود احمد خلیل مولوی فاضل سے بیاہی گئیں۔ بعد ازاں موصوفہ کی شادی محمد نواز مومن صاحب سے ہوئی جو آجکل مع اہل و عیال ناروے میں مقیم ہیں۔

آپؓ پٹیالے میں اپنی رہائش گاہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں: جس محلہ میں رہتا تھا اکیلا ہی احمدی تھا۔ ایک مولوی فاضل کرامت اللہ میرے مکان کے پاس رہتا تھا۔ وہ ظاہراً تو نیک معلوم ہوتا تھا مگر اندرون سے حضور کا سخت دشمن تھا۔ وہ ہر جمعرات کو اس مسجد میں وعظ کیا کرتا تھا اور حضرت صاحب کی شان میں سخت الفاظی استعمال کیا کرتا اور جھوٹے حوالے دے دے کر لوگوں میں حضرت کے دعویٰ کو جھوٹا ثابت کرتا۔ مولوی صاحب کے الفاظ میرے کان میں پڑتے تو میں برداشت نہ کر سکتا اور نہ میں دوکان چھوڑ کر وہاں سے کسی جگہ جا سکتا تھا۔ سخت تنگ ہو کر سارا واقعہ حضور والا کی خدمت میں لکھا حضور نے میرے پاس کتاب انجام آتھم روانہ کی اور لکھا کہ یہ چند سطور مباہلہ والی مولوی کو سنا دیں۔ اگر نہ سنیں تو یہ کتاب ہی اس کو دیدیں۔ چنانچہ جب اگلی جمعرات کو اس نے حضرت صاحب کے خلاف کہا تو میں وہ کتاب لیکر مسجد میں گیا تو اس نے وہ کتاب نہ خود سنی اور نہ اور لوگوں کو سننے دی۔ مجبوراً میں وہ کتاب ان کو دے کر چلا آیا اور ان کو قسم دے کر آیا کہ اس کتاب کو ضرور بضرور پڑھیں۔ اس کے بعد خدا معلوم اس نے یہ کتاب پڑھی یا نہ پڑھی مگر ایک ماہ کے بعد وہ بالکل پاگل ہو گیا اور الف ننگا ہو کر گلیوں میں پھرتا تھا اور موریوں کا پانی اور کیچڑ پی لیتا تھا۔ وہ اسی حالت پاگل پن میں فوت ہو گیا۔ ایک روز میں کسی کام کے واسطے اس مولوی کے مکان کی طرف گیا۔ وہ لوہے کے سنگل سے جکڑا ہوا تھا کچھ لوگ دیوار پر چڑھ کر اس کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ میں بھی مولوی صاحب کو دیکھ لوں۔ چنانچہ جب میں نے دیوار پر چڑھ کر مولوی صاحب کی طرف دیکھا تو مولوی صاحب میری طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ او مرزائی تُو نے مجھ کو پاگل تو بنا دیا ابھی بھی تجھ کو چین نہیں آتا۔ (رجسٹر روایات نمبر آٹھ. صفحہ ۱۲۷ تا ۱۳۲)

اس وقت ان کو ہوش آئی اور اس کے دل سے یہ اعتراف حقیقت نکل گیا۔

حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ

ابن حضرت چودھری محمد نصر اللہ خان صاحب ساہیؓ سکنہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

تعارف:- آپ ۶ر فروری ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۴ء میں بیعت اور زیارت کی سعادت حاصل کی۔ دستی بیعت ۱۶ر ستمبر ۱۹۰۷ء کو کرنے کی توفیق ملی۔ آپ عالمی شہرت کے مالک ہیں۔ اقوام متحدہ کے صدر اور انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس ہیگ کے جج رہ چکے ہیں۔ کسی مزید تفصیلی تعارف کے محتاج نہیں۔ حضرت چودھری صاحبؓ بیان فرماتے ہیں:

شروع ستمبر ۱۹۰۴ء میں میرے والد صاحب مجھے اپنے ہمراہ لاہور لے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان دنوں لاہور میں تشریف رکھتے تھے۔ تین ستمبر کے روز ان کا لیکچر میلہ رام کے منڈوے میں ہوا۔ والد صاحب بھی مجھے اپنے ہمراہ وہاں لے گئے۔ میری عمر اسوقت ساڑھے گیارہ سال کی تھی لیکن وہ منظر مجھے

خوب یاد ہے۔ مجھے سٹیج پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کرسی کے قریب ہی جگہ مل گئی اور میں تمام وقت آپ ہی کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا رہا۔ گو معلوم ہوتا ہے کہ میں نے لیکچر بھی توجہ سے سنا ہو گا یا کم سے کم بعد میں توجہ سے پڑھا ہو گا۔ کیونکہ اس لیکچر کے بعض حصے اس وقت سے مجھے اب تک یاد ہیں لیکن میری توجہ زیادہ تر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چہرہ مبارک کی طرف رہی آپ ایک آرام کرسی پر تشریف فرما تھے اور ایک سفید رومال آپ کے ہاتھ میں تھا جو اکثر وقت آپکے چہرہ مبارک کے نچلے حصہ پر رکھا رہا۔ میرے دل میں اس وقت کسی قسم کی عقائد کی تنقید نہیں تھی۔ جو اثر بھی میرے دل پر اس وقت ہوا وہ یہی تھا۔ یہ شخص صادق ہے جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے اور ایسی محبت میرے دل میں آپکے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈال دی گئی کہ وہی میرے لئے حضور علیہ السلام کی صداقت کی اصل دلیل ہے۔ میں گو اس وقت بچہ ہی تھا لیکن اس وقت سے لیکر اب تک مجھے کسی وقت بھی دلیل کی ضرورت نہیں پڑی۔ بعد میں متواتر ایسے واقعات رونما ہوتے رہے جو میرے ایمان کی مضبوطی کا باعث ہوئے لیکن میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ مبارک دیکھ کر ہی مانا تھا اور وہی اثر اب تک میرے لئے حضور کے دعاوی کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ میں ۳؍ستمبر ۱۹۰۴ء کے دن سے ہی احمدی ہوں۔

اس کے بعد جو پہلا واقعہ خصوصیت سے مجھے سلسلہ احمدیہ کے متعلق یاد ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اشتہار ہے۔ جو غالباً فروری ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا تھا اور اس میں آپ کا الہام عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَ مُقَامُهَا۔ درج تھا۔ یہ اشتہار میں نے گھر میں پڑھ کر سنایا تھا۔

ستمبر ۱۹۰۶ء میں میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ پہلی دفعہ قادیان آیا اور ہم اس کوٹھڑی میں ٹھہرے جو صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے مکان کے جنوب مشرقی کونہ میں بیت المال کے دفاتر کے بالمقابل ہے ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظہر اور عصر کی نمازوں کے بعد کچھ وقت کے لئے مسجد مبارک کی چھوٹی کوٹھڑی میں جس میں حضور خود نماز ادا فرمایا کرتے تھے تشریف رکھا کرتے تھے اور کچھ عرصہ سلسلہ کلام جاری رہا کرتا تھا۔ میں ان مواقع پر ہمیشہ موجود رہتا تھا۔ صبح آٹھ نو بجے کے قریب حضور باہر سیر کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اکثر اوقات میں بھی دیگر احباب کے ساتھ حضور کے پیچھے پیچھے چلا جایا کرتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ان دنوں علاوہ مطب کے کام کے اس کمرہ میں جہاں اب حکیم قطب الدین کا مطب ہے مثنوی مولانا روم کا درس دیا کرتے تھے۔ مجھے اپنے والد صاحب کے ہمراہ آپکی صحبت کا بھی ان ایام میں موقعہ ملتا رہا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض دفعہ اس درس کے دوران میں کوئی آدمی آکر کہہ دیتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام باہر تشریف لائے ہیں تو یہ سنتے ہی حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ درس بند کر دیتے اور اٹھ کھڑے ہوتے اور چلتے چلتے پگڑی باندھتے جاتے اور جوتا پہننے کی کوشش کرتے اور اس کوشش کے نتیجہ میں اکثر آپکے جوتے کی ایڑیاں دب جایا کرتی تھیں۔ جب آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو جب تک حضور آپ کو مخاطب نہ کرتے آپ کبھی نظر اٹھا کر حضور کے چہرہ مبارک کی طرف نہ دیکھتے۔

۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۷ء کے ستمبر کا ذکر ہے کہ ایک دن دوپہر کے وقت ہم مسجد مبارک میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ کسی نے اس کھڑکی کو کھٹکھٹایا جو کوٹھڑی سے مسجد مبارک میں کھلتی تھی۔ میں نے وہ دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تشریف لائے ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ایک طشتری ہے جس میں ایک ران بھنے ہوئے گوشت کی ہے وہ حضور نے مجھے دے دی اور حضور خود واپس اندر تشریف لے گئے اور ہم سب نے بہت خوشی سے اسے کھایا۔ اس محبت اور شفقت کا اثر اب تک میرے دل میں ہے اور جب بھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو میرا دل خوشی اور فخر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مرحوم کی بیماری کے دوران میں بھی میں قادیان ہی میں حاضر تھا اور انکی وفات کے وقت بھی یہیں موجود تھا چنانچہ ان کے جنازہ کو مقبرہ بہشتی میں لے جانے کیلئے ڈھاب کے ایک حصہ پر عارضی پل بنانا پڑا تھا۔ اس پل کے بنانے میں زیادہ تر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لڑکوں کا حصہ تھا اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں بھی اس کام میں ان کے ساتھ شامل ہوا تھا اور بعد میں صاحبزادہ صاحب کے جنازہ میں بھی شامل ہوا۔ جنازہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام قبر سے تھوڑے فاصلہ پر بیٹھ گئے اور صاحبزادہ صاحب کے متعلق اپنے الہامات اور پیشگوئی کا ذکر فرماتے رہے۔ میں اگرچہ اس وقت بچہ ہی تھا لیکن یہ احساس اس وقت تک میرے دل میں قائم ہے کہ حضور باوجود اس قدر سخت صدمہ کے جو آپ کو صاحبزادہ صاحب کی وفات سے لازماً پہنچا ہوا نہایت بشاشت سے کلام فرماتے رہے۔

۱۹۰۷ء کے جون یا جولائی میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے ایک کارڈ میرے والد صاحب کو لکھا جس کا مضمون صرف اتنا ہی تھا کہ آپ اپنے بیٹے کی اب بیعت کرا دیں۔ میں نے وہ کارڈ پڑھ لیا۔ اور شاید والد صاحب کو بھی یہ علم ہو گا کہ وہ کارڈ میری نظر سے گذر چکا ہے۔ لیکن خود انہوں نے اس بات کا مجھ سے کوئی ذکر نہیں کیا اور نہ مجھ سے خصوصیت سے کہا کہ تم بیعت کر لو۔ لیکن یہ ان کو یقینی طور پر علم تھا کہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر رنگ میں احمدی تھا۔ جب ستمبر ۱۹۰۷ء میں میں والد صاحب کے ساتھ قادیان آیا تو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں میں نے خود ہی ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اور یہ ۱۶؍ستمبر ۱۹۰۷ء کا دن تھا۔ اسی سال میں میں نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا تھا اور گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہو چکا تھا۔

چنانچہ مئی ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام آخری دفعہ لاہور تشریف لے گئے تو میں ان دنوں لاہور میں ہی تھا۔ ان ایام میں بھی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا مجھے شرف حاصل ہوتا تھا۔

۲۶؍مئی ۱۹۰۸ء کو دوپہر کے وقت میں اپنے کمرہ ہوسٹل میں سویا ہوا تھا کہ شیخ تیمور صاحب بڑی جلدی اور گھبراہٹ کے ساتھ تشریف لائے اور میرے پاؤں کو ہلا کر کہا کہ جلدی اٹھو اور میرے کمرے میں آؤ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ چنانچہ میں فوراً اُٹھ کر ان کے کمرہ میں گیا اور ہم نے کالج اور ہوسٹل سے چھٹی وغیرہ لینے کا انتظام کیا تاکہ حضور کے جنازہ کے ساتھ قادیان جاسکیں۔ یہ انتظام کر کے ہم احمدیہ بلڈنگس پہنچ گئے اور پھر حضور کے جنازہ کے ساتھ ہی قادیان آئے۔ اس موقعہ پر میں غالباً دو دن قادیان ٹھہرا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنے کے بعد لاہور واپس چلا گیا۔ ان ایام کے احساسات اور قلبی کیفیات کا سپرد قلم کرنا میرے جیسے انسان کے لئے مشکل ہے۔

خاکسار۔ ظفر اللہ خان

(رجسٹر روایات نمبر چھ صفحہ ۲۴۴ تا ۲۵۳)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

خدمت خلق کا عظیم موقعہ۔ بیوت الحمد منصوبہ

جماعت احمدیہ کے قیام کا ایک عظیم مقصد خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دینا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ پہلی مالی تحریک "بیوت الحمد منصوبہ" اس فریضہ کی تکمیل کیلئے ایک سنہری موقع ہے۔ اس سکیم کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے غریب، نادار اور بے گھر افراد کو گھروں کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔ چنانچہ ۸۴ مستحق خاندان اس خوبصورت اور ہر بنیادی سہولت سے آراستہ بیوت الحمد کالونی ربوہ میں آباد ہو کر اس بابرکت تحریک کے ثمرات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ ابھی اس کالونی میں پہلے مرحلہ کی تکمیل میں دس مکان تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اس کے علاوہ ربوہ اور پاکستان بھر میں ساڑھے تین صد سے زائد مستحق گھرانوں کو ان کے اپنے گھروں میں حسب ضرورت توسیع مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثواب کی خاطر اس بابرکت تحریک میں ضرور شمولیت فرمائیں۔

☆..... احباب کے علم کی خاطر پورے مکان کے اخراجات کی ادائیگی کی گرانقدر پیشکش بھی ہو سکتی ہے۔ آج کل کے حالات میں اس کا تخمینہ لاگت چار لاکھ روپے ہے۔

☆..... حسب استطاعت ایک لاکھ یا اس سے زائد مالی قربانی۔

☆..... حسب توفیق جس قدر بھی مالی قربانی پیش کر سکیں۔

امید ہے آپ اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں گے۔ یہ رقوم جماعت میں بھی جمع کرائی جاسکتی ہیں اور خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بیوت الحمد کی مد میں بھجوائی جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت خلق کے عظیم فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق سے نوازتا رہے۔

(سیکرٹری۔ بیوت الحمد)

جرمنی میں دنیا بھر کے لیے سستے ٹیلیفون کی سہولت

ہم اپنے کرم فرماؤں کو مطلع کرنا چاہتے ہیں کہ دنیا بھر میں کہیں بھی فون کرنا ہو تو فون کارڈ کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں اور کم دام میں زیادہ وقت اپنے عزیزوں کے ساتھ بات کریں

(۳۴ منٹ ۳۰ مارک میں)

اسی طرح ہم جرمنی بھر میں دلچسپی رکھنے والے احباب کو سستے فون کی دوکانیں کھول کر دینے کو بھی تیار ہیں۔ ایسے احباب تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ فون کارڈ پوسٹ کے ذریعہ بھی منگوائے جاسکتے ہیں۔ ہم فون کارڈ تھوک کے ریٹ پر بھی فروخت کرتے ہیں۔

پروپرائٹر: مسعود احمد

فون: 0171-9073453 06233-480056

لِقَاءِ مَعَ الْعَرَبْ

(۲۸/مارچ ۱۹۹۵ء)

(مرتبہ: صفدر حسین عباسی)

"لقاء مع العرب" مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) انٹرنیشنل کے مقبول ترین پروگراموں میں سے ایک نہایت مفید، دلچسپ اور ہردلعزیز پروگرام ہے۔ اس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عربوں کے سوالات کے جواب انگریزی زبان میں ارشاد فرماتے ہیں اور پھر ان کا عربی ترجمہ پیش کیا جاتاہے۔ اردودان احباب کے استفادہ کے لئے "لقاء مع العرب" کے ان پروگرامز کاخلاصہ **ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر** پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ ان پروگراموں کی آڈیو، ویڈیو کیسٹس آپ اپنے ملک کے مرکزی مشن میں قائم شعبہ سمعی بصری سے یا شعبہ آڈیو/ ویڈیو مسجد فضل لندن یوکے سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔(ادارہ)

نعمائے جنت کی حقیقت سے متعلق مزید تشریحات

سوال: گزشتہ مجلس میں حضور انور نے جنّت و دوزخ کے متعلق تفصیل بیان فرمائی تھی کہ وہ روحانی ہونگی۔ جنّت کے تعلق میں قرآن کریم کے بعض بیانات وضاحت طلب ہیں سورۃ النبا میں اللہ تعالیٰ فرماتاہے:"اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا حَدَائِقَ وَاَعْنَابًا وَّ كَوَاعِبَ اَتْرَابًا وَّ كَأْساً دِهَاقًا"۔(النبا :۳۲۔ ۳۵)۔ یہ "كَوَاعِبَ اَتْرَابًا" کیا ہیں؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ صرف كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ہی نہیں اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جو وضاحت چاہتی ہیں۔ ان سب کا ایک واحد حل تلاش کرنا ہوگا نہ یہ کہ ہر کوئی انہیں اتفاقات جان کر بغیر کسی بنیاد کے جو جی میں آئے کہتا چلا جائے۔ یہ بہت اہم امر ہے کہ اس قسم کی مثالوں اور عقدوں کو سلجھانے کے لئے کلید تلاش کی جائے۔

قرآن کریم قطعیت کے ساتھ بیان فرماتاہے کہ وہ جنتیں جن کا وعدہ کیا گیا ہے مرد اور عورت دونوں کے لئے برابر ہونگی۔ اس لئے جنّت کی نعماء کے متعلق کسی بھی قرآنی وعدہ کا ایسا ترجمہ جو عورتوں کے لئے صادق نہیں آتا یقیناً غلط اور ردّ کئے جانے کے لائق ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کے ساتھ ہمیں اپنے جواب کی ابتدا کرنی چاہئے۔

كَوَاعِبَ اَتْرَابًا کا لفظی ترجمہ ہے خوبصورت ہم عمر نوجوان عورتیں۔ اگر ہم عمر خوبصورت نوجوان عورتیں ہی ہونگی تو پھر اس کے مقابل پر عورتوں کو کیا ملے گا؟ کیا قرآن کریم میں کہیں اس بات کا ذکر ہے کہ عورتوں کو غلمان وغیرہ ملیں گے؟ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سو فیصد درست ہے کیونکہ قرآن کریم اپنا آپ خود بیان کرتا ہے اور وضاحت کے لئے کسی بھی بیرونی شہادت کا محتاج نہیں ہے۔ دونوں جنسوں کے لئے جو چیز یکساں ہے اسے خوبصورت استعارہ کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ ظاہر ہے وہاں الگ الگ جنس تو کوئی نہیں ہوگی۔ اس لئے ہمیشہ رہنے والے ہم عمر خوبصورت ساتھی ان مومنوں کی ذاتی خوبیوں اور صفات کے اندر سے ہی جنم لیں گے جنہیں ایک نئی صورت دی جائے گی۔ میں تو اس رنگ میں ان آیات کو سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں اس زمین پر بھی اپنی ایک الگ تصویر بناتے ہیں۔ بے شک کہ ہم اسے حاصل نہیں کرپاتے لیکن قرآن کریم فرماتاہے کہ جو بھی تم خواہش کروگے وہ تمہیں ملے گا۔ پس كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ہر شخص کے اپنے تصور اور خیالات کے مطابق ہونگے اور آخرت میں یہی خواب و خیالات حقیقت کا روپ دھار لیں گے اور اپنی ایک صورت بنالیں گے لیکن جسمانی نہیں بلکہ روحانی صورت۔ اس لئے یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ جب روحانی کہتے ہیں تو ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کی کوئی شکل نہیں ہوگی۔ روح مختلف شکلیں اختیار کر سکتی ہے۔ بے شک کہ وہ مادی شکل نہیں ہوگی۔ آپ لوگ جانتے ہیں کہ جبرئیل فرشتہ مختلف شکلوں میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا کرتا تھا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ پر جبرئیل فرشتہ کبوتر کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور جبرئیل آنحضرت ﷺ پر صرف ایک مرتبہ ہی نہیں بلکہ کئی مرتبہ انسانی روپ میں ظاہر ہوا اور بعض اوقات تو صحابہؓ کو بھی جو آنحضرتؐ کی مجلس میں بیٹھے ہوتے تھے انسانی شکل میں نظر آتا تھا لیکن ہم جانتے ہیں کہ جبرئیل انسان نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی مادی وجود ہے۔

بہت سی خوابوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہماری تمنائیں اور خواہشات بعض اوقات خوابوں میں بہت خوبصورت شکلیں اختیار کرتی ہیں لیکن وہ کوئی ٹھوس مادی وجود تخلیق نہیں کرتیں کیونکہ ہم خالق نہیں ہیں۔ لیکن دنیا میں جو کچھ بھی رونما ہوتا ہے سب خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہوتاہے۔ پس جب خدا چاہتاہے تو وہ خیالات و تصورات اور خوابیں مختلف شکلیں اختیار کرنا شروع کردیتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مرضی کے ساتھ جب ہم کوئی خواہش کرتے ہیں تو وہ کہتاہے کہ میں ان خواہشات کو صورتوں میں ڈھالوں گا تو پھر ہمیں یہ امید رکھنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہماری ان خواہشات کو خوبصورت شکلیں بخشے گا۔ اور ہماری یہ خواہشات اور تمنائیں ہی ہیں جو مختلف صورتوں میں مجسم ہونگی۔ اس وقت خدا تعالیٰ ان خواہشات کو خیالی تصورات ہی نہیں رہنے دے گا بلکہ وہ ایک وجود میں ڈھلیں گی۔

كَوَاعِبَ اَتْرَابًا فرما کر عورتوں کا ذکر اس لئے کیا گیاہے کہ یہ بات عورتیں بھی جانتی ہیں کہ ظاہری حسن عورت ہی کا لازمہ ہے اور یہ صورت دونوں کے لئے کشش کا باعث ہوگی لیکن وہاں جنس کا بالکل بھی عمل دخل نہیں ہوگا۔ مرد بھی کواعب ہونگے اور عورتیں بھی کواعب ہونگی۔ انسانی خواہشات کے لحاظ سے جو بھی عمدہ اور بہترین ہوگا وہ ان حالتوں میں ڈھلے گا۔ خود عورتیں بھی دوسری عورتوں کے حسن اور خوبصورتی کی تعریف کرتی ہیں اور بعض اوقات دوسری خوش شکل اور خوبصورت عورتوں سے حسد کرتی ہیں۔

ایک اور بات یہاں یاد رکھنے کے لائق ہے کہ قرآن کریم غِلمانٌ مُخَلَّدُون کا بھی ذکر فرماتاہے۔ یہ کون ہیں؟

وہ چیزیں جو قرآن کریم نے اس دنیا میں ممنوع کی ہیں کیا وہ اخروی زندگی میں کشش کا موجب اور جائز ہونگی؟ کیا متقین کو یہ ہدایت ہے کہ وہ یہاں اس دنیا میں تو ہم جنس کے ساتھ Sex کا تصور بھی نہ کریں لیکن اخروی زندگی میں اس قسم کی Sex کے خواب دیکھیں؟ یہ تو ناممکن ہے اور قرآنی تعلیم کے بھی کلیۃً منافی ہے۔

اس لئے غِلمانٌ مُخَلَّدُون اور كَوَاعِبَ اَتْرَابًا ایک ہی قسم کے روحانی وجود ہونگے جو کسی جنس کی بنا پر کشش نہیں رکھیں گے بلکہ وہ ایسے باکمال اور خوبصورت ساتھیوں کی صورتیں ہونگی جن کا ہم تصور کرتے ہیں۔ خوبصورت، قابل اور جمیل صورت نوجوان کی صحبت کو وہ لوگ بھی پسند کرتے ہیں جن کے ذہن میں ان نوجوانوں کے متعلق کبھی بھی کسی رنگ کا برا خیال نہیں آتا۔ بزرگ، ولی اللہ لوگ بھی اپنے ماحول میں نوجوان خوبصورت چہروں کا پھرنا پسند کرتے ہیں لیکن ان کے دل میں کبھی بھی دنیاوی لوگوں جیسی کوئی ایسی ویسی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ یہ پاکیزہ ساتھ اور قرب ہوتا ہے۔ قرآن کریم بھی ایسی ہی پاکیزہ صحبت اور ساتھیوں کا ذکر فرمارہا ہے جو مرد اور عورت دونوں کو یکساں نصیب ہوگی۔ یعنی ان کی روحوں کو جن میں جنس کی کوئی تفریق نہیں اور وہ دونوں اس صحبت سے یکساں لذت اٹھائیں گے۔

(مکرم حلمی صاحب نے استفسار کیا کہ حضور کیا یہ ساتھی جنت ہی کی کوئی مخلوق ہونگے؟)

حضور انور نے فرمایا کہ غِلمانٌ مُخَلَّدون مختلف وجود ہیں۔ یہ نہ تو مذکر ہیں اور نہ ہی مؤنث۔ مرد جن کو جنت میں ساتھی ملیں گے ان کو غلمان کی رفاقت ملے گی۔ یہ انسان نہیں ہونگے کیونکہ انسانوں سے غلمان کا وعدہ کیا گیاہے اس لئے غلمان کا کوئی اور مختلف وجود ہونا لازمی ہے جیسے کہ پرندے، شہد اور دودھ وغیرہ ان تمام چیزوں کا انسان سے وعدہ کیا گیاہے اس لئے یہ چیزیں مادی نہیں ہونگی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتاہے:

وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤاً مَّنْثُوْرًا۔(الانسان:۲۰)

وِلْدَان، لُؤْلُؤاً مَّنْثُوْرًا کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس کا مطلب ہے کہ شکلیں یہاں کی نسبت ایسی مختلف ہونگی کہ وہ ہمیں جمالی تخیل دیں گی جس کا انسان اشتیاق کرے گا۔ وہ ایک روحانی حالت ہوگی ورنہ تو وِلْدَان، لُؤْلُؤاً مَّنْثُوْرًا ہو ہی نہیں سکتے۔ ایک اور جگہ فرماتاہے:

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ۔ (الطور:۲۵)

نہ صرف لُؤْلُؤٌ بلکہ مَكْنُوْن بھی۔ پاکباز، پردوں میں لپٹے ہوئے لڑکے، لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ تو کوئی بالکل مختلف وجود ہیں جن کا تذکرہ ہو رہاہے۔ کوئی بہت ہی عمدہ، پاکیزہ، جمیل اور پرلطف صحبت ہوگی جس کا ذکر کیا گیاہے۔

☆......☆......☆

مکرم حلمی صاحب نے کہا کہ حضور ایک اور آیت ہے جہاں خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ"۔(سورۃ صٓ :۵۳)۔ اَتْرَاب کے معنے تو كَوَاعِبَ اَتْرَابًا کے بیان میں واضح ہو گئے لیکن قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ کا کیا مطلب ہے؟

حضور نے فرمایا قٰصِرٰتُ الطَّرْف کا مطلب ہے کہ جو مکمل طور پر ان مومنوں کے لئے خاص اور وقف ہونگی جن کے لئے خدا تعالیٰ نے انہیں تخلیق کیا ہوگا۔ ورنہ اگر کوئی مرد جس کی کوئی عورت ساتھی ہوگی اور اس کے ماحول میں اور بہت سی خوبصورتیاں اور جلوے ہوں تو ناممکن ہے کہ وہ اپنی نظر کو ایک ہی وجود پر مرکوز رکھ سکے اور پھر نظریں تو اکثر اوقات اِدھر اُدھر پھر جایا کرتی ہیں۔ پس قٰصِرٰتُ الطَّرْف کا مطلب ہے کہ جو چیز بھی ساتھی کے طور پر پیدا کی جائے گی وہ ان لوگوں کے لئے جن کے لئے بنائی گئی ہوگی بھرپور لذت اور مکمل تسلی و تشفی کا سامان بنے گی۔ جب آپ کو معلوم ہو کہ وہ وجود جس سے آپ محبت کرتے ہیں وہ آپ کی ہر

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
☆......☆......☆
FOR ALL YOUR PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257

خواہش کو پورا کرے گا تو پھر یہی تو حقیقی جنت ہے۔ پھر فرماتا ہے:

"لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ"۔ (الرحمن:۷۵)

یہاں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ جو جنت میں جائیں گے کیا ان کو ہی نئی صورتیں دے دی جائیں گی؟ نہیں ایسا نہیں ہو گا بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی نئی مخلوق ہو گی اور ہمارے تصورات کے مطابق بہترین مخلوق ہو گی اور جن کے لئے بنے گی ان کے لئے مکمل اطمینان اور تسلی کا باعث ہو گی۔ اگر آپ کسی ایسے وجود کو پا لیں جو آپ کی خواہش کے عین مطابق ہو تو پھر بے شک وہ دوسروں کی نظر میں کالا یا بدصورت ہو آپ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ جہاں تک خوشی اور سکون اور لذت کا تعلق ہے وہ آپ کی خواہش اور ذوق کے مطابق ملے گی۔ اسی لئے قرآن کریم بار بار اس بات کا اعادہ کرتا ہے۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ (حٰمٓ سجدہ:۳۲)۔ جو تم خواہش کرو گے وہ تمہیں ملے گا۔ پس وہ وجود جنتیوں کے لئے خاص طور پر پیدا کئے جائیں گے اور وہ کوئی پہلے سے موجود مخلوق نہیں ہو گی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ اور اس کے عقلمند وزیر کے درمیان اس معاملہ پر بحث چل پڑی کہ حسن و جمال کیا چیز ہے اور کہاں ہوتی ہے؟ بادشاہ کہتا تھا کہ خوبصورتی ظاہری شکل و شباہت میں ہوتی ہے جبکہ وزیر کی رائے یہ تھی کہ خوبصورتی انسان کی نظر میں ہوتی ہے اور ظاہری شکل کچھ معنی نہیں رکھتی۔ دونوں کے درمیان بات لمبی ہو گئی اور کوئی فیصلہ کی صورت نہ بن پڑی تو اس کے حل کے لئے وزیر کو ایک ترکیب سوجھی۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ بادشاہ سلامت! چلیں ایک تجربہ کرتے ہیں۔ آپ کی خادماؤں میں ایک بہت ہی کالی اور بدصورت عورت ہے۔ صرف رنگ کے لحاظ سے نہیں بلکہ شکل و شباہت کے اعتبار سے بھی بہت بدشکل اور بھدی عورت تھی۔ اس کا ایک بیٹا تھا ہو بہو اس جیسا۔ وزیر نے کہا میں ایک تجربہ تجویز کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ ایک بہت ہی قیمتی اور نایاب تحفہ اس عورت کے حوالے کریں اور نوجوان لڑکوں کا مارچ پاسٹ کروائیں جن میں خوش شکل اور عام صورت ہر قسم کے نوجوان ہوں اور ان لڑکوں میں اس عورت کے بیٹے کو بھی شامل کر دیں۔ اور عورت سے اس بات پر قسم لیں کہ وہ ان لڑکوں میں سے جس کو وہ سب سے زیادہ حسین سمجھے اسے یہ قیمتی تحفہ تھما دے۔ لڑکے باری باری ایک ایک کر کے اس عورت کے سامنے سے گزرنے لگے یہاں تک کہ اس کا بیٹا سامنے آیا۔ وہ عورت آگے بڑھی اور اس نے وہ قیمتی تحفہ اپنے بیٹے کے ہاتھ میں تھما دیا اور کہا کہ میری نظروں میں یہ سب سے زیادہ خوبصورت اور حسین لڑکا ہے۔ اس لئے کہ وہ اس سے محبت کرتی تھی۔ یہ محبت ہی ہے جو ساتھی تیار کرتی ہے۔ آپ کسی عورت یا مرد کو دیکھتے ہیں کہ ظاہری شکل و صورت کے لحاظ سے بہت خوبصورت ہیں لیکن آپ کو ان کی کوئی عادت ناپسند ہے تو بے شک وہ کیسے ہی خوبصورت ہوں آپ ان سے نفرت کریں گے۔ بعض سانپ ایسے ہوتے ہیں جو دیکھنے میں بہت خوبصورت لگتے ہیں۔ یہاں London Zoo میں میں نے ایک سانپ دیکھا جو انتہائی زہریلا تھا لیکن دیکھنے میں بہت خوبصورت تھا۔ کیا آپ ایسے سانپ کو اس کی خوبصورتی کی بنا پر اپنے قریب کرنا پسند کریں گے؟ ہرگز نہیں۔ آپ تو ایسی خوبصورتی سے بھی نفرت کریں گے۔

☆......☆......☆

سوال: مکرم حلمی صاحب نے سوال کیا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ"۔ (الزمر:۲۱) ۔ اور ایک اور جگہ فرماتا ہے: "اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا"۔ (الفرقان:۷۶)

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ ان آیات میں غُرْفَةٌ اور غُرَفٌ سے مراد مقام ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مومن جو جنت میں داخل ہونگے۔ بے شک کہ جنت ایک جیسی ہی ہو گی لیکن اس میں لوگوں کے مقام مختلف ہونگے اور خصوصاً وہ لوگ جو خدا کی راہ میں تکلیفیں برداشت کرتے ہیں۔ صبر کرتے ہیں اور کوئی شکوہ شکایت زبان پر نہیں لاتے۔ ان کو دوسرے جنتیوں سے اوپر والے مقام میں جگہ ملے گی۔ ان معنوں میں کہ ان کو اونچا مقام و مرتبہ دیا جائے گا۔

یہاں بھی سفر میں دورے کے دوران ٹھہرنے کے لئے جب کوئی جگہ تلاش کی جاتی ہے تو ہم یہ خواہش کرتے ہیں کہ نچلی منزل کی بجائے اوپر والی منزل میں کمرہ ملے۔ یہ خواہش انسان کی فطرت میں رکھی گئی ہے کہ وہ اونچا مقام حاصل کرنے کی تمنا رکھتا ہے۔ اسی لئے اوپر والی منزلوں کے کمرے نسبتاً زیادہ مہنگے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے انسان! اونچی جگہ کی تلاش و تمنا یہ تیری نفسیات ہے اور یہ خواہش تیری سرشت میں شامل ہے۔ اس لئے غُرْفَةٌ اور غُرَفٌ میں اس طرف اشارہ ہے کہ جنت میں مختلف مقام اور مرتبے ہونگے۔ خدا تعالیٰ کے قرب کے لحاظ سے سب جنتی برابر نہیں ہونگے۔ وہ لوگ جو اس دنیا میں خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول اور اونچے مقام والے ہیں وہ جنت میں بھی خدا کا قرب پانے کے لحاظ سے اونچے مقامات پر ہونگے۔

☆......☆......☆

سوال: جنت کے تعلق میں ہرجگہ یہ ذکر ملتا ہے کہ "تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ"۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ پانی زندگی کی علامت ہے۔ پانی کے بغیر کوئی زندگی نہیں۔ اگر زندگی کا پانی لازوال ہو جائے تو پھر وہ چیزیں جن کا انحصار اس پانی پر ہے کبھی بھی فنا نہ ہوں۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تمام وہ ذرائع جو باعث زندگی ہیں یعنی روحانی زندگی کے قیام میں ممد ہیں وہ تمہارے پاس تمہارے قدموں تلے ہیں۔ انہیں ڈھونڈنے کے لئے تمہیں کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہیں معنی "تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ" کے۔

اس تعلق میں مجھے آنحضرت ﷺ کی وہ حدیث یاد آ رہی ہے جو آپؐ کے واقعہ معراج سے متعلق ہے۔ عظیم روحانی تجربہ تھا جو کبھی بھی خدا کے کسی اور نبی کو نہیں ہوا۔ یعنی معراج۔ بخاری اور دوسری احادیث کی کتب میں ہمیں معراج سے متعلق تفصیل ملتی ہے۔ بخاری میں زیادہ تفصیل کے ساتھ واقعہ معراج کا ذکر ہے کہ جب آنحضرتؐ کو آسمانوں کی سیر کروائی جا رہی تھی وہاں آپ کو ایک بہت ہی بوڑھی عمر رسیدہ اور بدصورت عورت ملی۔ وہ آپ کے سامنے آئی اور آپ کو تین گلاس پیش کئے گئے۔ ایک گلاس پانی سے بھرا ہوا تھا، دوسرا دودھ اور تیسرا شراب کے ساتھ۔ آنحضرت ﷺ نے پانی اور شراب کا گلاس چھوڑ کر دودھ کا گلاس لے لیا۔ یہ تمام استعاراتی باتیں ہیں۔ یہ تینوں چیزیں جس طرف اشارہ کرتی ہیں وہ میں ابھی بیان کروں گا۔ جنت کے بارہ میں اپنے اس نظریہ کے تحت کہ جو میں قرآن کریم کی روشنی میں رکھتا ہوں۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ جو اصرار کرتے ہیں کہ معراج کا یہ سفر جسمانی تھا اور کسی ایسے مقام کی طرف تھا جہاں خدا تھا، بالکل فاسد خیال ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ اس لئے کہ خدا تو ہر جگہ موجود ہے اور اس کی ذات کسی خاص مقام پر محدود نہیں ہے۔ اس لئے معراج کا روحانی ہونا یقینی اور لازمی ہے۔ اور اس کا ثبوت اس بات سے ملتا ہے کہ جب آنحضرتؐ نے دودھ کا گلاس لے لیا تو جبرائیلؑ نے آپؐ سے کہا کہ آپ نے بہترین اور درست فیصلہ فرمایا ہے۔ یہ عورت جو آپ کو نظر آ رہی ہے یہ دنیا ہے۔ کیا اس وقت زمین نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہی تھی؟ یہ گلوب کہاں غائب ہو گیا تھا۔ کیا یہ سارا گلوب ایک بوڑھی عورت میں تبدیل ہو گیا تھا؟ ظاہر بات ہے یہ استعارے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ ان چیزوں کے ذریعہ آنحضرتؐ کی راہنمائی فرما رہا تھا تو پھر ہم کیوں اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ ان سے ظاہری اور لفظی مفہوم اخذ کیا جائے۔ ہم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے یہ بات ثابت کر سکتے ہیں کہ آپ کا یہ معراج روحانی تھا نہ کہ جسمانی۔

دوسرے یہ کہ وہ لوگ اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ اس معراج کو جسمانی لیں تو اس سے آنحضرتؐ کا کمال اور فضیلت ثابت ہوتی ہے اور ہم غیروں کو بتا سکتے ہیں کہ دیکھو آنحضرتؐ کے ساتھ خدا تعالیٰ نے کیسا سلوک کیا کہ آپ کو جسم کے ساتھ آسمانوں کی سیر کروائی۔ حالانکہ جسمانی معراج میں تو کوئی بھی شان نہیں۔ گویا آپ نے پروں والے گھوڑے پر روشنی کی رفتار سے بھی لاکھوں گنا تیز رفتاری سے سفر کیا۔ بدقسمتی سے ان لوگوں نے معراج کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں۔ یہ ایک روحانی سفر تھا اور ایسا اعلیٰ مرتبہ کا کشف تھا کہ اس سے قبل کسی اور نبی کو ایسا کشف نصیب نہ ہوا۔ اور درحقیقت اس میں آنحضرتؐ پر اتاری جانے والی کامل و مکمل شریعت کا ذکر ہے جو دوسرے نبیوں کے مقابل پر آپؐ کو دی گئی۔

پانی کیا ہے؟ زندگی کا سرچشمہ ہے لیکن پانی اکیلا ہمارے لئے کافی نہیں۔ یہ زندگی کے لئے ضروری ہے لیکن زندگی کی تمام لوازمات اور ضرورتوں کو پورا نہیں کرتا اور شراب انرجی مہیا کرتی ہے۔ شراب پینے والے آپ کو بظاہر بہت قوی نظر آتے ہیں۔ منہ ان کے سرخ ہوئے ہوتے ہیں لیکن یہ مصنوعی انرجی ہوتی ہے۔ شراب میں سپرٹ، انسانی خون کو گرم کرتی ہے۔ اور خون کی یہ گرمی انسان کے سر اور دماغ کو چڑھ جاتی ہے۔ یہ خون کی گرمی ہے جو شرابی کو وقتی توانائی دیتی ہے۔ اس لئے صرف شراب پر بھی دارومدار نہیں کیا جا سکتا ورنہ کچھ عرصہ بعد ختم ہو جائیں گے۔ لیکن دودھ ایک مکمل غذا ہے جس میں پانی بھی ہے اور توانائی بھی۔ یہ دونوں چیزیں ایسی خوبصورتی اور کاملیت کے ساتھ دودھ میں موجود ہیں کہ ماں کے دودھ سے بچہ اپنے جسم کی توانائی اور ضرورت کا ہر جزو حاصل کرتا ہے۔ اس کا دماغ نشوونما پاتا ہے۔ اس کی آنکھیں بڑھتی ہیں، اس کا جسم، اس کا ناک، اس کے بال غرضیکہ اس کے جسم کی نس نس اس دودھ سے نشوونما پاتی ہے۔ بچے کے جسم کا کوئی ایک بھی حصہ ایسا باقی نہیں رہتا جسے ماں کا دودھ غذا اور توانائی نہ دیتا ہو۔ دودھ کا انتخاب کرنے میں دراصل

MF Gastro
Inhaber: Mazhar Farooq
Gastronomie-Einrichtungen
Mainzer Straße 13
64521 Groß-Gerau
Telefon (0 61 52) 92 68 86
Telefax (0 61 52) 92 68 86
Mobil (01 77) 2 15 43 16

Kaffeemaschinen
Aufschnittmaschinen
Hähnchengrills
Wandhauben
Pizzaöfen
Umluftkühlschränke
Spülmaschinen
Kühltheken
Kühlzellen
Teigknetmaschinen
Teigausrollmaschinen
Gyrosgrills usw.

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جرمنی میں
احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان
کم قیمت میں معیاری سامان
نیز سروس اور ٹرانسپورٹ کا انتظام ہے

آنحضرتؐ کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم پیغام تھا اور آپؐ کی کامل شریعت کی طرف اشارہ تھا اور باوجودیکہ آنحضرت ﷺ نے شراب رد فرمادی جنت میں ہمیں شراب اور پانی ملے گا۔ لیکن اس دنیا کی شراب اور پانی ویسا نہیں ہوگا جو ہم اس دنیا میں پیتے ہیں۔ جنت میں ملنے والی شراب اور پانی کی بھی ویسی تفسیر کرنی ہوگی جیسی کہ ہم نے آپؐ کے اس کشف کی کی ہے۔

☆......☆......☆

سوال: جنت کے ذکر میں قرآن کریم میں آیا ہے کہ اس کے دروازے ہونگے۔ جیسے کہ فرمایا: "وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا۔ حتی اذا جاؤھا و فتحت ابوابھا و قال لھم خزنتھا سلم علیکم طبتم فادخلوھا خلدین" (الزمر:۷۴)۔ جنت کے ان دروازوں کی کیا حکمت ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ یہ دروازے پہلے سے ہی ہمارے اندر موجود ہیں۔ اسی لئے دوزخ کے بھی دروازے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں مختلف استعدادیں اور صلاحیتیں بخشی گئی ہیں۔ دیکھنے کی حس ہے، سننے اور ذائقے کی حس ہے۔ اسی طرح دوسری حسّیں ہیں۔ یہ حواس خمسہ کہلاتی ہیں۔ ان کے علاوہ دماغ ہے یعنی فیصلہ کرنے کی حس۔ اس کے ملنے سے چھ حواس ہوگئے اور پھر انسان کا دل بھی ایک حس ہے۔ اور یوں میرے نزدیک سات بنیادی حواس اور استعدادیں ہیں جو انسان کو دی گئی ہیں۔ کچھ تو بیرونی دروازے ہیں اور کچھ سوچنے سمجھنے اور ادراک حاصل کرنے کے لئے اندرونی دروازے ہیں یہاں تک کہ بات روح تک پہنچتی ہے جہاں آخری حساب کتاب ہوگا۔

اگر اس مسئلہ کی مزید گہرائی میں اتریں تو اس کا جواب ذرا مختلف طریق سے بھی دیا جاسکتا ہے اور ایک ایک دروازے کی الگ الگ تعیین کی جاسکتی ہے لیکن ایک بات یقینی ہے جس میں مجھے قطعاً کوئی شک نہیں کہ یہ دروازے ہمیں ہمارے اندر ہی مہیا کئے گئے ہیں۔ جب یہ دروازے خدا تعالیٰ کی ناراضگی حاصل کرنے کے لئے کھول دئے جائیں تو پھر یہ دروازے دوزخ کی طرف کھلنے شروع ہو جاتے ہیں اور جب یہ دروازے خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے داخلہ کے لئے بند کردئے جاتے ہیں اور صرف خدا کی رضا کی سمت کھولے جاتے ہیں تب یہ جنتی دروازے بن جاتے ہیں۔

مثلاً نظر کو لیتے ہیں اگر کسی کی نظر صاف و پاک ہے اور وہ سوائے ان چیزوں کے کہ جنہیں دیکھنے کی خدا تعالیٰ نے اجازت دی ہے کسی اور چیز کو نہیں دیکھتی تب اس کے لئے اس کا یہ عمل جنت کا دروازہ تیار کرتا ہے۔ پھر اگر وہ شخص اپنی سچائی کی بنا پر شہرت رکھتا ہو اور کسی بھی حال میں سچائی کا دامن نہ چھوڑتا ہو تو اس کے لئے جنت کی طرف ایک اور دروازہ کھولا جاتا ہے جو صدق اور سچائی کا باب کہلاتا ہے اور ابواب جنت کی جو حقیقت و حکمت میں بیان کر رہا ہوں یہ دراصل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بیان کردہ ہے۔

ایک حدیث میں آپؐ بیان فرماتے ہیں کہ روز محشر اعلان کیا جائے گا کہ فلاں قسم کی نیکیاں کرنے والوں کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو کوئی بھی ایسی نیکیاں کیا کرتا تھا وہ آئے اور اس دروازہ سے جنت میں داخل ہو جائے۔ اور پھر اور قسم کے نیک اعمال سے متعلق اعلان کیا جائے گا کہ اب فلاں نیکیاں کرنے والوں کی باری ہے اور اب ان کے لئے ایک اور دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ ان نیکیوں کے بجالانے والے آئیں اور اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ اسی طرح باقی نیکیوں اور اعمال صالحہ کا باری باری اعلان ہوگا۔

پس جنت اور دوزخ کے دروازے ہم خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی استعدادوں کے استعمال سے اپنے اندر کھولتے ہیں۔ بعض اوقات خدا کو ناراض کر کے تو کبھی اس کی رضا کے ساتھ۔ پس یہ دروازے ہم خود اپنے لئے تیار کرتے ہیں۔

جب خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلاں دروازے سے آؤ اور فلاں دروازے سے داخل ہو تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب جنت ایک جیسی ہے تو پھر یہ دروازوں کی تفریق اور اختلاف کیسا؟ اگر کسی میں وہ تمام نیکیاں پائی جاتی ہونگی تو پھر وہ کونسے دروازے کا انتخاب کرے گا؟ اور یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تو ان تمام نیکیوں کے جامع اور اعمال صالحہ کی بجا آوری کے لحاظ سے اعلیٰ و ارفع مقام پر ہونگے۔ پھر آپ کس دروازے سے داخل ہونگے؟۔ صاف ظاہر ہے کہ یہ دروازے کوئی مادی دروازے نہیں ہونگے کہ یا تو آپ اس دروازے سے داخل ہوں یا اس دروازے سے۔ بلکہ ان دروازوں کا کھلنا تو روحانی ہوگا اور لوگ جن میں یہ نیکیاں اور اعلیٰ صفات پائی جاتی ہونگی وہ اس علم کے ساتھ جنت میں داخل ہونگے کہ ہر وہ خوبی جو انہیں اس دنیا میں حاصل تھی اس کا انہیں انعام اور صلہ دیا جائے گا اور وہ لوگ جن میں کم نیکیاں ہوں گی وہ جنت کے ایک، دو یا تین دروازے استعمال کریں گے۔ ان کی جنت انہیں ان کے اعمال کے موافق خوشی، آرام اور لذت مہیا کرے گی اس سے زیادہ نہیں۔

☆......☆......☆

سوال: جنت کی نعماء کے تعلق میں "لحم الطیر" کی کیا حقیقت ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا کہ "لَحْم الطَّیر" کے متعلق میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ یہ دراصل کسی انسان کی سوچ اور فکر کی پرواز ہے۔ آپ چیزوں کے متعلق غور و فکر کرتے ہیں اور اپنی فکر کی اڑان کو بلند تر کرتے چلے جاتے ہیں۔ جب آپ دن میں خواب دیکھتے ہیں تو پھر آپ کی فکر ہر سمت پرندے کی مانند پرواز کرتی ہے اور بعض اوقات ایسے میں آپ محسوس کرتے ہیں کہ واقعۃً آپ اڑ رہے ہیں۔ پس "لحم الطیر" وہ نہیں جو ہم یہاں دیکھتے اور کھاتے ہیں کہ جس گوشت کی بو کھانے کے بعد ہر طرف پھیلی ہوتی ہے بلکہ یہ ہماری فکروں اور سوچوں کی خوبصورتی اور جمال کے پرندے ہیں۔ پس ہماری فکروں کی پرواز اس کا پھل کھائے گی۔ یہ وہ خیالات اور افکار ہیں جو بہترین اعمال اور خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ قرآن پر غور و فکر یہ تمام وہ طیور ہیں جو حقیقت میں اسی دنیا میں ہمیں ملتے ہیں اور جو ہم خود اپنے لئے پیدا کرتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کے لئے اپنی فکروں کی پرواز کو جتنا اونچا ہم اس دنیا میں کریں گے اتنا ہی اعلیٰ اور بلند مقام و مرتبہ جنت میں پائیں گے۔

میں آپ کو ایک بہت ہی دلچسپ بات بتاتا ہوں۔ ایک اردو شاعر نے اپنی ایک نظم میں اُس جنت کی عکاسی کی ہے جس کا تصور ملاں لوگ اس دنیا میں رکھتے ہیں۔ اردو مزاحیہ کلام میں اس نظم کو بہت شہرت حاصل ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میں نے ملاں کی نظر سے جنت کو جس رنگ میں دیکھا وہ بیان کرتا ہوں۔ ایک شعر میں وہ لکھتا ہے کہ میں نے جنت میں ایک ملاں کو حلوے کے ڈھیر پر بیٹھے دیکھا۔ ایک پہاڑ تھا حلوے کا جس پر وہ ملاں بیٹھا ہوا تھا اور حلوہ زیادہ کھا جانے کی وجہ سے ست اور نڈھال تھا۔ وہ ایک ایسے درخت کے نیچے تھا کہ جس کا پھل میٹھا اور کھانے کی اشتہاء اور بھوک پیدا کرنے والا تھا۔ جب بھی وہ ملاں حلوہ کھا کھا کر تھک جاتا اور زیادہ کھا جانے سے متلی ہونے لگتی تو مزید کھانے کی اشتہاء پیدا کرنے کے لئے وہ پھل کھاتا اور دوبارہ حلوے پر جُت جاتا۔ اس رنگ میں وہ شاعر جنت کے بارہ میں ملاں کا کریہہ تصور پیش کرتا ہے۔

لیکن وہ جنت جس کا تصور ہم قرآن کریم کے حوالے سے اور آنحضرتؐ کے ارشادات سے رکھتے ہیں وہ ملاں کی جنت سے بالکل مختلف انتہائی اعلیٰ خوبصورت جنت ہے۔

ہمیشہ سلسلہ کے کاموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو

سیدنا حضرت مصلح موعود، خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک نہایت اہم اور ولولہ انگیز ارشاد

"تم جو چاہو کر لو لیکن یاد رکھو وہ دن آنے والا ہے جب احمدیت کے کاموں میں حصہ لینے والے بڑی بڑی عزتیں پائیں گے لیکن ان لوگوں کی اولادوں کو جو اس وقت جماعتی کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے دھتکار دیا جائے گا۔ جب انگلستان اور امریکہ ایسی بڑی بڑی حکومتیں مشورہ کے لئے اپنے نمائندے بھیجیں گی اور وہ اسے اپنے لئے موجب عزت خیال کریں گے اس وقت ان لوگوں کی اولاد کہے گی کہ ہمیں بھی مشورہ میں شریک کرو۔ لیکن کہنے والا انہیں کہے گا کہ جاؤ تمہارے باپ دادوں نے اس مشورہ کو اپنے وقت میں ردّ کر دیا تھا اور جماعتی کاموں کی انہوں نے پرواہ نہیں کی تھی اس لئے تمہیں بھی اس مشورہ میں شریک نہیں کیا جاسکتا۔

پس اس غفلت کو دور کرو اور اپنے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ جو شخص سلسلہ کی کسی میٹنگ میں شامل ہوتا ہے اس پر اس قدر انعام ہوتا ہے کہ امریکہ کی کونسل کی ممبری بھی اس کے سامنے ہیچ ہے اور اسے سو حرج کر کے بھی اس میٹنگ میں شامل ہونا چاہئے۔ اگر وہ اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوتا تو اس کی غیر حاضری کی وجہ سے سلسلہ کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن وہ خود الٰہی انعامات سے محروم ہو جائے گا۔

جب شوریٰ نہیں تھی تب بھی کام چلتا تھا اور اب شوریٰ بلائی جاتی ہے تب بھی کام چل رہا ہے۔ پس تم حصہ لو یا نہ لو سلسلہ کا کام تو چلتا رہے گا۔ ہاں اگر تم اس وقت جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتے اور انہیں اپنے لئے موجب عزت خیال نہیں کرتے تو تمہاری اولادیں آئندہ انعامات سے محروم ہو جائیں گی۔ لوگ اپنی زندگیوں میں اپنی اولادوں کے لئے ہزاروں ہزار روپیہ کی جائیدادیں بنا جاتے ہیں تا ان کے کام آئیں تم بھی اگر سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیتے رہے تو تمہارا ایسا کرنا تمہاری اولاد کے لئے ایک بھاری جائیداد ثابت ہوگا۔

یاد رکھو اگر تم میں سے کسی کو سلسلہ کے کسی کام کے لئے مقرر کیا جائے تو اس کا اس سے بھاگنا سخت غلطی ہے۔ تم سلسلہ کے کام کی سرانجام دہی میں ہرگز کوتاہی نہ کرو بلکہ اسے اپنی عزت کا موجب سمجھو۔ اگر تم سلسلہ کے کاموں کو عزت والا قرار دو گے تو خدا تعالیٰ بھی تمہیں عزت والا بنادے گا۔ گو اس وقت جماعت کے پاس دولت نہیں، اسے دنیا میں کوئی اہمیت حاصل نہیں لیکن تھوڑے عرصہ میں ہی احمدیت دنیا پر غالب آنے والی ہے اور اس کے آثار خدا تعالیٰ کے فضل سے نظر آرہے ہیں۔ بڑے بڑے لوگوں کی توجہ احمدیت کی طرف ہو رہی ہے۔ یہ بڑے بڑے لوگ جس علاقہ سے بھی آئیں گے وہ احمدیت کو زیادہ معزز سمجھیں گے اور احمدیت کی وجہ سے انہیں اور عزت حاصل ہوگی لیکن جو لوگ سلسلہ کے کاموں میں شریک ہونے کو ذلت اور وقت کا ضیاع سمجھیں گے ان کے علاقہ میں عزت دیر سے آئے گی اور اگر وہ عزت آگئی تو جن لوگوں نے اپنے وقت میں سلسلہ کی خدمت میں کوتاہی کی ہوگی ان کی اولادیں اس عزت سے محروم ہو جائیں گی۔ پس آئندہ کے لئے احتیاط کرو اور ہمیشہ سلسلہ کے کاموں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو۔ تم میں سے کسی کو سلسلہ کے کسی کام پر مقرر کیا جائے تو وہ سمجھے کہ خدا تعالیٰ نے اسے بہت بڑے خطاب سے نوازا ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء صفحہ ۲۴، ۲۵)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں۔ اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

محترم الطاف حسین خانصاحب

"اودے پور کٹیا" ضلع شاہجہانپور (یوپی۔ بھارت) کے رہنے والے محترم الطاف حسین خانصاحب ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کو کتب جمع کرنے کا بہت شوق تھا اور وہ اُس دور کے لحاظ سے پڑھے لکھے آدمی سمجھے جاتے تھے۔ اُن کی لائبریری میں حضرت مسیح موعودؑ کی کتب "حقیقۃالوحی" اور "تحفہ گولڑویہ" بھی شامل تھیں۔ الطاف خانصاحب کو بھی کتب بینی کا شوق ورثہ میں ملا۔ جب آپ نے "حقیقۃالوحی" کا مطالعہ کیا تو اتنے متاثر ہوئے کہ کتاب کے مصنف کے حالات معلوم کرنے کی فکر کرنے لگے۔ یہ اُن کو معلوم ہو چکا تھا کہ مصنف نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ اسی جستجو میں آپ شاہجہانپور گئے جہاں سے معلوم ہوا کہ یہاں ایک جماعت ہے جسے لوگ قادیانی کہتے ہیں۔ چنانچہ آپ حاجی عبدالقدیر صاحب کے پاس گئے جن کے شاہجہان پور میں چونا، صابن اور کوئلہ کے کارخانے تھے۔ اُن سے آپ کو حضرت اقدس کے دعویٰ مہدویت و مسیحیت کا تفصیلی علم ہوا اور اُنکے مشورہ سے آپ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کے پاس پہنچے اور پہلی ہی ملاقات میں تسلّی پا کر ۱۹۱۸ء میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ جب آپکے گاؤں میں آپکے قبول احمدیت کا علم ہوا تو آپ کا سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا۔ جب مخالفت اپنی انتہا پر پہنچ گئی تو آپ نے حضرت حافظ صاحب سے سارا حال بیان کیا اور اُن کے مشورہ سے حاجی عبدالقدیر صاحب کے بیٹے کے پاس چلے گئے جو جنگلات کے ٹھیکے لیا کرتے تھے۔ وہاں پانچ سال آپ نے بہت محنت سے کام کیا اور اپنی تنخواہ کا ایک حصہ باقاعدگی سے اپنی والدہ کو بھجواتے رہے۔ اس عرصہ کے دوران آپکی اہلیہ اپنے بیٹے کے ہمراہ اپنے والد کے ہاں مقیم رہیں۔ اتنا لمبا عرصہ جدائی کے نتیجہ میں آپ بیمار پڑ گئے۔ اس وقت آپ کی بیوی کے ماموں زاد بھائی کو خواب کے ذریعہ آپکی بیماری کی خبر دی گئی اور خبر لینے کی ہدایت ہوئی۔ چنانچہ وہ آپ کا پتہ معلوم کرتے ہوئے جنگل میں پہنچے اور آپکو اپنے ہمراہ لے جاکر آپکے سسر کے ہاں پہنچا دیا جہاں علاج معالجہ کے بعد آپ صحت یاب ہو گئے۔ جب آپ نے اپنی بیوی کو اپنے ہمراہ لے جانے کی خواہش ظاہر کی تو آپکی خوشدامن اور نسبتی بہنوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم اپنی بیٹی کو کسی قادیانی کے ساتھ نہیں بھیجیں گے۔ لیکن آپکے خسر نے آپ کا ساتھ دیا اور خود آپکے لئے سواری کا انتظام کیا اور ضرورت کی کچھ اشیاء بھی ساتھ دیں۔ چنانچہ آپ اپنی بیوی کے ہمراہ اودے پور کٹیا پہنچ گئے اور وہاں کاشتکاری کا کام شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ مخالفت کا زور کم ہو گیا۔

محترم خانصاحب صوم و صلوٰۃ کے پابند اور دعوت الی اللہ کا جوش رکھنے والے تھے۔ آپ کی نیکی نے رفتہ رفتہ دوسروں پر اثر کرنا شروع کیا اور جلد ہی آپکے ایک چچازاد بھائی عزیز خان صاحب نے مع اہل و عیال بیعت کر لی جس سے آپ کو بہت تقویت ملی۔ آپ ۲۱ء سے ۴۶ء تک کے جلسہ سالانہ پر باقاعدہ قادیان جاتے رہے۔ آپ نے اپنی چھوٹی ہمشیرہ کی شادی بھی قادیان میں کی اور جب آپ کے بیٹے نے کاشتکاری کا کام سنبھال لیا تو آپ ہمہ وقتی داعی الی اللہ بن گئے اور سارا دن گھوڑے پر سوار ہو کر اسی کام میں مصروف رہتے۔ ایک زیر تبلیغ ہندو دوست کو مسلسل بارہ سال تک قادیان جلسہ پر لے جاتے رہے اور آخر تیرھویں سال وہ احمدی ہو گئے اور پھر تمام عمر خدمت دین میں مصروف رہے۔

محترم خانصاحب جب دعوت الی اللہ کے لئے گاؤں سے باہر جاتے تو اپنا کھانا ساتھ لے جاتے اور کسی پر بوجھ نہ بنتے۔ بڑے نڈر اور منکسر المزاج انسان تھے۔ ایک مرتبہ آپ اور عزیز خانصاحب دعوت الی اللہ کے لئے ضلع بیسلپور کے ایک گاؤں میں گئے تو غیر احمدی مولویوں نے دونوں کو ایک کمرہ میں بند کر کے باہر سے تالا لگا دیا۔ رات کو آپ کے ایک دوست جو کہیں باہر گئے ہوئے تھے، واپس اپنے گاؤں ضلع بیسلپور پہنچے تو تالا توڑ کر دونوں کو آزاد کیا اور انہوں نے پھر اگلے روز ایک جلسہ کا انتظام بھی کیا جس میں آپ کو پیغام حق پہنچانے کا موقع ملا۔

الطاف خانصاحب نے تین شادیاں کیں جن سے ۵ بیٹے اور ۴ بیٹیاں ہوئیں۔ آپ نے قادیان میں مکان بھی تعمیر کروایا اور وہاں سکونت اختیار کر لی۔ قیام پاکستان کے بعد آپ پہلے لاہور اور پھر سیالکوٹ منتقل ہو گئے لیکن جلد ہی واپس اودے پور کٹیا (بھارت) چلے گئے۔ ۵۰ء میں وہاں فسادات کے نتیجہ میں آپکا گھر بار لوٹ لیا گیا تو کچھ عرصہ بعد آپ دوبارہ پاکستان آ گئے اور ربوہ آکر رہائش پذیر ہو گئے۔

آپکی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں بہت سے ہندو اور غیر احمدی بھی احمدیت میں داخل ہوئے۔ جب آپ پاکستان آئے تو اودے پور کٹیا میں آپکے ذریعہ احمدی ہونے والوں کی کُل تعداد ۹۰ر تھی جو نو خاندانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے وہاں ایک مسجد بھی تعمیر کرائی جس کے میناروں کیلئے رقم آپ کی بڑی بیوی نے اپنی مہر کی رقم میں سے پیش کی۔

محترم الطاف خانصاحب نے ۱۹۶۹ء میں ربوہ میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کا تفصیلی ذکر خیر مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۱ر مارچ ۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

ٹائی ٹینک (Titanic) کی تباہی

اس صدی کے شروع میں وائٹ سٹار کمپنی نے ٹائی ٹینک نامی ایک بحری جہاز تیار کیا جس کے متعلق دعویٰ کیا گیا کہ یہ کبھی غرق نہیں ہو سکتا لیکن اپریل ۱۹۱۲ء میں یہ اپنے پہلے سفر کے دوران ہی غرق ہو گیا۔ اُن دنوں حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ انگلستان میں زیر تعلیم تھے۔ آپؓ اپنی خودنوشت "تحدیث نعمت" میں فرماتے ہیں کہ یہ جہاز اُس وقت دنیا کا سب سے بڑا جہاز تھا جو ہر قسم کے سامان تعیش سے آراستہ تھا۔ توقع تھی کہ ساؤتھ ہیمپٹن اور نیویارک کے درمیان تیز رفتاری کا سہرا بھی اس کے سر رہے گا۔ بعد میں اندازہ ہوا کہ غالباً یہی ہوس اس کے غرق ہونے کا باعث ہوئی۔ اسکے مسافروں میں بہت سے مشاہیر، شرفاء اور فضلاء شامل تھے۔ اس کا نچلا حصہ جو پانی کے اندر تھا اس طور پر علیحدہ علیحدہ تقسیم کیا گیا تھا کہ اگر کسی ایک حصہ کو کوئی نقصان پہنچ جائے تو اسے فوراً باقی حصوں سے علیحدہ سر بمہر کر دیا جائے اور جہاز کے بقیہ حصوں اور اسکی رفتار پر کوئی مخالف اثر نہ پڑے۔

اخبارات اس جہاز کی خبروں اور تصویروں سے بھرے ہوئے تھے۔ جہاز کے مسافروں میں جہاز کی مالک کمپنی کے ایک ڈائریکٹر مسٹر ایمری بھی شامل تھے لیکن سینکڑوں کی تعداد میں عملہ ساؤتھ ہیمپٹن اور بورن متھ کے علاقہ سے لیا گیا تھا۔

ٹائی ٹینک نے لنگر اٹھایا تو ساؤتھ ہیمپٹن کی بندرگاہ پر لنگر انداز جہازوں نے سلامی کے بگل بجائے اور نعروں اور شادیانوں کے فلک شگاف شور میں یہ بدقسمت جہاز اپنے پہلے اور آخری سفر پر روانہ ہوا۔ اگلے دنوں میں اخبارات میں اس کی رفتار اور مختلف مقامات سے گزرنے کی ہی خبریں تھیں اور دنیا اس کی ہر حرکت سے مطلع ہو رہی تھی کہ چوتھے روز دفعتاً یہ خبر سنی گئی کہ رات کے پچھلے پہر برف کے ٹیلے کے ساتھ ٹکرا کر جہاز نصف گھنٹے کے اندر غرق ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ جہاز پوری رفتار سے جا رہا تھا۔ ٹیلے کے پاس پہنچ کر معلوم ہوا کہ ٹکر ناگزیر ہے۔ جب ٹکر ہوئی تو برفانی ٹیلے کی نوک نے جہاز کا پیٹ ایک سے دوسرے سرے تک چاک کر دیا۔

موسم بہار میں شمالی برفانی سمندروں سے برف کے پہاڑ گرم پانیوں کی طرف بہتے آتے ہیں اسلئے یورپ سے شمالی امریکہ جانے والے جہاز سیدھا رُخ کرنے کے بجائے جنوب کی طرف حلقہ ڈال کر اپنی منزل کی طرف بڑھتے ہیں۔ لیکن ٹائی ٹینک نے جنوبی حلقہ کا راستہ اختیار نہ کیا۔ غرض تو یہی تھی کہ سفر لمبا نہ کیا جائے اور ٹائی ٹینک تیز رفتاری کا سہرا جیت لے۔ لیکن کیا سیدھا راستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کپتان سمتھ نے خود کیا تھا یا مسٹر ایمری کی ہدایت پر ایسا کیا گیا تھا؟...... کپتان نے تو جہاز کی گود میں ہی سمندر میں دفن ہونا پسند کیا لیکن مسٹر ایمری کو سمندر کی لہروں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ بعد ازاں وہ تحقیقاتی کمیشن کے روبرو پیش ہوئے اور انہوں نے تسلیم کیا کہ اُنہوں نے اپنی اس خواہش کا اظہار کپتان سے کیا تھا کہ ٹائی ٹینک تیز رفتاری کا سہرا جیت لے لیکن راستہ اختیار کرنے سے متعلق وہ بالکل لاعلم تھے۔

تحقیقات سے ثابت ہوا کہ جان بچانے والی کشتیوں کی جتنی تعداد قانوناً لازم تھی، اُس سے بہت کم کشتیاں جہاز پر موجود تھیں اور رات کے اندھیرے میں اچانک آفت میں گرفتار ہو جانے سے جو سراسیمگی پھیلی اس میں کئی کشتیاں غرق ہو گئیں۔ جہاز کے بینڈ والوں نے جب دیکھا کہ بچنے کی کوئی صورت نہیں رہی تو انہوں نے

"Nearer My God to Thee"

کی دھن بجانا شروع کر دی اور اسے بجاتے بجاتے جہاز کے ساتھ سمندر کی تہہ میں چلے گئے۔

یہ مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۰ر مارچ ۹۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

کولیسٹرول

کولیسٹرول اٹھارویں صدی میں دریافت ہوا اور ۱۹۵۵ء میں اس کا مکمل کیمیائی تجزیہ کیا گیا۔ یہ ایک بے رنگ و بے بو مادہ ہے جو تین یونانی الفاظ کا مرکب ہے اور ایک عام انسان کے جسم میں قریباً ۲۱۰ر ملی گرام پایا جاتا ہے۔ یہ جسم میں خوراک کے ذریعہ بھی داخل ہوتا ہے اور مختلف اعضاء مثلاً جگر، آنت اور جلد وغیرہ بھی اسے تیار کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ سارے جسم میں پایا جاتا ہے لیکن اس کی زیادہ مقدار دماغ اور ریڑھ کی ہڈی میں ہوتی ہے۔

کولیسٹرول کی ضرورت سے زائد مقدار شریانوں میں جم کر خون کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے۔ تاہم اس کے بہت سے فوائد ہیں مثلاً دھوپ کی وجہ سے یہ وٹامن ڈی میں تبدیل ہو جاتا ہے جو ہڈیوں کی نشوونما کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ اس کا ایک کام ایسے مادے پیدا کرنا ہے جو چکنائی اور کاربوہائیڈریٹس ہضم کرتے ہیں۔ اس سے بننے والے بعض مادے بہت اہم ہیں جو جسم میں جوڑوں کی بیماریوں کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں اور الرجی سے بچاؤ کرتے ہیں۔ اسی طرح یہ بہت سے اہم ہارمونز کا خام مادہ بھی ہے۔ پس یہ بذات خود کوئی نقصان دہ مادہ نہیں بلکہ اس کی زیادتی مضر ہے۔ اور اس کی زیادتی کی بنیادی وجہ خوراک میں بے اعتدالی اور اپنے کام کاج اپنے ہاتھوں سے نہ کرنا ہے۔

یہ مختصر معلوماتی مضمون روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۹ر مارچ ۹۹ء میں مکرم محمد صائم احمد صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

29/10/99 - 04/11/99

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 29th October 1999
19 Rajab 1420

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Workshop No.6 (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No. 344 (R)
02.10 Tabarukat: by Maulana Abdul Malik Sb From Jalsa Salana 1972
03.0 Urdu Class: Lesson No.71 Rec:16.05.95 (R)
04.00 Learning Arabic: Lesson No. 18 (R)
04.20 Our Magazine: 'Al Badr'. (R)
04.50 Homeopathic Class: Lesson No.78 (R) Rec: 25.04.95 (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Workshop No.6 (R)
07.05 Quiz: 'History Of Ahmadiyyat No: 11 (R) Hosted by F.A.Khaddim Sahib
08.00 Saraiky Item: Friday Sermon by Huzoor Rec: 03.07.97, With Saraiky Translation
09.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.344 (R)
10.00 Urdu Class: Lesson No71 (R)
11.05 Indonesian Service: Tilawat, Hadith, Nazm
11.30 Bengali Service: Nazm, Satkhira District - 'The Kuwait of Bangladesh'.
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.00 Friday Sermon (R)
14.00 Documentary: Safar Hum Nay Kya Narrator: Salim ud Din Sahib
14.20 Rencontre Avec Les Francaphones(New): With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec:25.10.99
15.20 Friday Sermon: (R)
16.20 Children's Corner: Class No.6 Part 2 Presentation of MTA Canada
16.55 German Service: 'Quran And Bible'
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No.72 Rec: 17.06.95
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.345 Rec: 019.11.97
20.40 MTA Belgium: Children's Class: No.4
21.10 Medical Matters: The N.H.S Host: Dr Mujeeb ul Haq Khan Sahib
21.50 Friday Sermon: (R)
22.50 Rencontre Avec Les Francaphones: Rec: 25.10.99

Saturday 30th October 1999
20 Rajab 1420

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Class No.6, Part 2 (R) Presentation of MTA Canada
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.345 (R)
02.15 Weekly Preview
02.25 Friday Sermon: (R)
03.40 Urdu Class: Session No.72 (R)
04.40 Computer For Everyone: Part 21
05.10 Rencontre Avec Les Francaphones:(New)
06.05 Tilawat, Darsul Hadith, Preview, News
07.05 Children's Corner: No.6, Part 2 (R) Presentation of MTA Canada
07.40 MTA Mauritus: V arious Items
08.25 Medical Matters: The N.H.S. (R)
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.345 (R)
09.55 Urdu Class: Lesson No.72 (R)
11.05 Indonesian Service: Tilawat, Children's Corner, Nazm, More......
12.05 Tilawat, Preview, News
12.50 Learning Danish: Lesson No.3
13.15 Computer For Everyone: Part 21 (R)
14.00 Bengali Service: Islamic norms in family life, Fish cultivation, more,......
15.00 Children's Class: With Huzoor
16.00 Quiz: Khutbat-e-Imam From 24th April and 1st May 1998
16.40 Hakayat-e-Sherien: Story No.2 Presentation of Lajna Pakistan
16.50 German Service: Schule und Dann, More...
18.05 Tilawat, Darsul Hadith
18.15 Urdu Class: Session No.73 Rec:23.06.95
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.346 Rec: 20.11.97
20.50 Al Tafessr ul Kabeer Hosted by Munir Adilbi Sahib
21.20 Children's Class: With Huzoor
22.20 Q/A with Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec: 18.04.98

Sunday 31st October 1999
21 Rajab 1420

00.05 Tilawat, News
00.45 Quiz: Khutbat e Imam (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.346 (R)
02.15 Canadian Horizon: Children's Class Lesson No.21
03.15 Urdu Class: Lesson No.73 (R)
04.25 Learning Danish: Lesson No.3 (R)
04.50 Children's Class: With Huzoor (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News, Preview
06.55 Quiz: Khutbat e Imam (R)
07.20 Q/A Session with Huzoor (R)
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No.346 (R)
10.00 Urdu Class: Lesson No.73 (R)
11.00 Indonesian Service: Silsilah Ahmadiyya
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Chinese: Lesson No. 145 With Usman Chou Sahib
13.10 Friday Sermon: (R)
14.10 Bengali Service: Spiritual training of youth
15.10 Weekly Preview
15.25 English Mulaqat: with Huzoor and guests Rec: 16.06.96
16.25 Children's Class: Lesson No.35, Final Part Rec: 12.08.95
16.55 German Service
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi, Preview
18.30 Urdu Class: Lesson No.74 Rec: 24.06.95
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.348 Rec:26.11.97
20.50 Dars ul Qur'an, Rec:12.02.95
22.55 English Mulaqat: With Huzoor & guests(R)

Monday 01st November
22 Rajab 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Class: No.35, Final Part (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.347 (R)
02.05 Interview: with Dr. Fameeda Munir Sahiba
03.00 Urdu Class: Session No.74 (R)
04.15 Learning Chinese: Lesson No. 145 (R)
04.50 English Mulaqat: with Huzoor & guests (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Class: No.35, Final Part (R)
07.05 Dars ul Quran: No.10 (R) Rec:12.02.95
09.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.347 (R)
10.05 Urdu Class: Lesson No.74 (R)
11.10 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Norwegian: Lesson No.40
13.10 MTA Sports:Rabwah Kabadi Tournament Sadar vs Rahmat
14.00 Bengali Service: Common Questions about the death of Hadhrat Isa (AS) Pt 2, more....
15.00 Homeopathic Class: Lesson No.79 Rec:01.05.95
16.05 Children's Class: With Huzoor Session No.36, Pt 1, Rec: 26.08.95-
16.35 Documentary: Temples of Karnak
16.55 German Service:
18.05 Tilawat, Darsul Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.75 Rec:30.06.95
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.348 Rec: 26.11.97
20.45 Turkish Session: With Dr M.J. Shams Sb
21.30 Rohani Khazaine: Hosted by Sayed Mubashir Ahmad Ayaz Sb
22.20 Homeopathic Class: Lesson No.79 (R)
23.25 Learning Norwegian: Class No.39 (R)

Tuesday 2nd November 1999
23 Rajab 1420

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: Lessson No.36, Part 1 (R)
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.348 (R)
02.15 MTA Sports: Kabadi Tournament (R)
03.00 Urdu Class: Lesson No.75 (R)
04.10 Learning Norwegian: Lesson No.40 (R)
04.50 Homeopathic Class: Lesson No.79 (R)
06.05 Tilawat, News
06.30 Children's Corner: Lesson No.36, Part 1(R)
07.05 Pushto Programme: Friday Sermon Rec: 01.05.98
08.15 Rohani Khazaine: (R)
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No. 348 (R)
09.55 Urdu Class: Lesson No.75 (R)
10.55 Indonesian Service: Various items
12.05 Tilawat, News
12.40 Learning Swedish: Lesson No.25
13.00 From The Archives: Friday Sermon Rec: 23.02.90
14.00 Bengali Service: Islam and financial Dealings, Bangla Nazm, more,......
15.00 Tarjumatul Quran Class: with Huzoor Lesson No.43 / Rec: 15.03.95
16.05 Children's Corner: Workshop No.7
16.40 Children's Corner: Waqfeen e Nau outing Produced by MTA Islamabad, Pakistan
16.55 German Service
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No.76 Rec: 07.07.95
19.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.349 Rec: 27.11.97
20.50 Norwegian Item: Contemporary Issues Christianity from facts to Fiction
21.30 Hamari Kaenat: Presented By Syed Tahir Ahmad Sahib
21.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No. 43 (R)
23.05 Learning Swedish: Lesson No. 25 (R)
23.25 Interview: of Maulvi Khan Mohammad Sb

Wednesday 3rd November 1999
24 Rajab 1420

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Workshop No.7 (R)
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.349 (R)
02.05 From the Archives: Friday Sermon (R)
02.55 Urdu Class: Lesson No.76 (R)
03.55 Learning Swedish: Lesson No.25 (R)
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.43 (R)
06.05 Tilawat, News
06.35 Children's Corner: Workshop No.7 (R)
07.05 Swahili Programme: Muzakra Part 2
08.00 Hamari Kaenat: (R)
08.50 Liqa Ma'al Arab: Session No 349 (R)
09.55 Urdu Class: Lesson No. 76 (R)
10.55 Indonesian Service:
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Spanish: Lesson No.11
13.00 Urdu Mulaqat: With Huzoor and guests Rec: 31.03.95
14.00 Bengali Service: Friday Sermon Rec: 05.03.99
15.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.44 Rec: 16.03.95
16.10 Children's Corner: Guldasta
16.55 German Services
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class: Lesson No.77 Rec:08.07.95
19.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.350 Rec:02.12.97
20.45 MTA France: L'Eveil
21.15 MTA Lifestlye: Al Maidah
21.35 Duree Sameen
22.05 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.44 (R)
23.00 Learning Spanish: Lesson No.11 (R)
23.35 Interview: of M. Ahmad, a new Ahmadi

Thursday 4th November 1999
25 Rajab 1420

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.35 Children's Corner: Guldasta (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.350 (R)
02.05 Urdu Mulaqat: With Huzoor (R)
03.10 Urdu Class: Lesson No.77 (R)
04.10 Learning Spanish: Lesson No.11 (R)
04.55 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.44 (R)
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta (R)
07.05 Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 25.12.98
08.10 Duree Sameen (R)
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No. 350 (R)
09.50 Urdu Class: Lesson No.77 (R)
10.55 Indonesian Service:
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Arabic: Lesson No.19
13.00 Tabarukaat:by M. Zafrullah Khan Sahib Speech from Jalsa Salana 1968
13.55 Bengali Service: Q/A with Huzoor, Final Pt Rec: 26/06/97
15.00 Homeopathy Class: Lesson No.80 Rec: 02.05.95
16.10 Children's Corner: Workshop No.8
16.25 Children's Corner: Waqffen e Nau Prog.
17.00 German Service
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat.
18.30 Urdu Class: Lesson No.78 Rec: 09.07.95
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.351 Rec: 03.12.97
20.35 Speech: by Tahir Selby Sahib Steadfastness of the Promised Messiah (AS)
21.05 Quiz: History of Ahmadiyyat, No.12
22.00 Homeopathy Class: Lesson No.80 (R)
23.10 Learning Arabic: Lesson No. 19 (R)
23.30 Our Magazine: from MTA Pakistan

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 6 | Friday, October 29, 1999 | Issue No. 44

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے

سالانہ اجتماع ۱۹۹۹ء کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ :- ناصر پاشا)

مورخہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ ستمبر (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کو مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے ۲۷ویں سالانہ اجتماع ۱۹۹۹ء کا کامیاب انعقاد اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری اور انتظامات میں گزشتہ سالوں کی نسبت سے نمایاں ترقی نظر آئی اور مختلف تربیتی پروگراموں کے علاوہ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں بھی خدام نے بہت دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔

امسال ربوہ کے اجتماع کا ماحول پیدا کرنے کیلئے اسلام آباد کی بڑی گراؤنڈ کے گرد خوبصورت قد آدم جالی لگا کر حد بندی کی گئی تھی۔ اس احاطہ کو Ijtema Village کا نام دیا گیا تھا اور اس کا ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ اسلام آباد میں صفائی کا معیار بہت عمدہ رہا۔ رجسٹریشن کا شعبہ سارا وقت بہت مستعد رہا اور انتظامات اس طرح کئے گئے تھے کہ رجسٹریشن کروائے بغیر مقام اجتماع میں داخل نہیں ہوا جا سکتا تھا۔ گراؤنڈ میں بہت ترتیب سے مختلف پروگراموں کے انعقاد کیلئے ڈیزائننگ کی گئی تھی چنانچہ خدام کی بڑی مارکی کے ساتھ ایک مارکی بطور طعام گاہ نصب تھی۔ اسی طرح اطفال کیلئے ایک علیحدہ بڑی مارکی بھی نصب کی گئی تھی۔ نیز انتظامیہ کیلئے بہت سے خیمہ جات نصب تھے۔ تمام ریجنز کے خدام کے خیمہ جات اور باربی کیو کیلئے پہلے سے جگہ مخصوص کی گئی تھی۔ جمعہ کے روز خدام نے بھی اپنے اپنے خیمہ جات اپنے ریجن کیلئے مخصوص علاقہ میں نصب کر لئے۔ اور ان خیموں اور مارکیوں کے وسط میں سنٹرل باربی کیو کا انتظام تھا جس کے ایک طرف لوائے خدام الاحمدیہ، برطانیہ کا قومی جھنڈا اور بعض دیگر جھنڈے لہرا رہے تھے۔ مقام اجتماع میں جگہ جگہ شارٹ سرکٹ ٹی وی نصب کئے گئے تھے جن کے ذریعے مارکی میں ہونے والے مختلف پروگرام اور دیگر اعلانات کے علاوہ نظمیں اور تربیتی تقاریر پیش کی جاتی رہیں۔ ایک طرف کھیلوں کیلئے جگہ تیار کی گئی تھی۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے نمازوں اور دیگر تربیتی پروگراموں کے وقت بھی حاضری نمایاں رہی۔ کھانے کا معیار بھی بہت عمدہ تھا اور کھانا کھلانے کے انتظامات بھی بہت اچھے تھے۔ تاہم بعض امور کے بارے میں آئندہ انتظامات مزید بہتر بنانے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ ان میں کار پارکنگ کا مناسب انتظام، وقت کی پابندی ملحوظ رکھنا اور بعض انتظامی معاملات کی طرف خصوصی توجہ دینا شامل ہے۔

اجتماع کا باقاعدہ افتتاح مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے جمعہ کی شام کیا۔ اسی روز شام کو پروگرام تلقین عمل میں مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے خدام سے خطاب کیا۔ ہفتہ کے روز سہ پہر کو منعقد ہونے والے اجلاس میں مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے خدام و اطفال سے خطاب کیا۔ انہوں نے خدام الاحمدیہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف خدام کو توجہ دلائی۔ شام کو منعقد ہونے والے ایک اجلاس میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب اور مکرم نصیر احمد قمر صاحب (ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل) نے خدام و اطفال کے سوالات کے انگریزی میں جواب دئے۔

اتوار کے روز مکرم و محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر پنجاب نے "تلقین عمل" کے پروگرام میں خدام کو نصائح کیں اور مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے "ذکر حبیب" کے عنوان سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض پاکیزہ واقعات بیان کئے۔ شام کو منعقد ہونے والی اختتامی تقریب کی صدارت مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے کی۔ اس موقع پر مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اجتماع میں خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضری میں بہت نمایاں اضافہ ہوا۔ 857 خدام اور 472 اطفال کی رجسٹریشن کی گئی (کل تعداد = 1329) جبکہ گزشتہ سال یہ تعداد 997 تھی۔ اس طرح سال گزشتہ سے تیس فیصد اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ زائرین کو شامل کر کے مجموعی طور پر حاضری 1567 رہی۔

امسال اجتماع میں خاص طور پر ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھتے ہوئے وقت گزارنے، اطاعت اور نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنے پر زور دیا گیا تھا۔ خدام و اطفال کے علیحدہ علیحدہ پروگرام طبع کروائے گئے تھے۔ نماز کا تلفظ صحیح کروانے کے لئے دو کلاسیں بھی منعقد کی گئیں۔ نماز فجر کے بعد ورزش کا مختصر پروگرام بھی رکھا گیا اور اس کے بعد انفرادی تلاوت قرآن کریم کے لئے خدام کو قرآن کریم کے ایک مخصوص حصے کی فوٹو کاپی دی جاتی

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں

ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات

(رپورٹ مبارک محمود - مبلغ سلسلہ تنزانیہ)

الحمدللہ! مورخہ ۲۴ر ستمبر ۱۹۹۹ء بروز جمعۃ المبارک جماعت احمدیہ تنزانیہ کی ذیلی تنظیموں، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات دارالسلام شہر میں منعقد ہوئے۔ امسال پہلی دفعہ یہ اجتماعات شہر کے وسیع و عریض مرکز میں واقع ایک پارک میں منعقد ہوئے جس کو خدام، اطفال اور انصار نے وقار عمل کے ذریعہ اجتماع گاہ کے لئے تیار کیا اور خیمے نصب کئے۔

استقبال و رجسٹریشن

اجتماعات سے تین دن قبل ہی استقبال اور رجسٹریشن کے شعبے نے کام شروع کر دیا تھا۔ ہر ممبر کو باقاعدہ کارڈ جاری کیا گیا۔ ہر تنظیم نے اپنی علیحدہ رجسٹریشن کی۔ اجتماعات میں شرکت کے لئے احباب سپیشل بسوں، ٹرکوں اور گاڑیوں پر آئے جن میں نومبایعین کی بھی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔

۲۴ر ستمبر بروز جمعہ صبح نو بجے متعلقہ تنظیموں کے صدران نے اپنے علیحدہ علیحدہ اجتماع گاہ میں ایک ہی وقت میں اپنے اپنے اجتماع کا افتتاح کیا جس کے بعد علمی و تربیتی مقابلے ہوئے۔ جن میں خاص طور پر مقابلہ تلاوت قرآن کریم، حفظ ادعیۃ القرآن، حفظ ادعیۃ الرسول، تقریر، نظم اور عام دینی معلومات کے مقابلے قابل ذکر ہیں۔

دوپہر ایک بجے خطبہ جمعہ میں مکرم مظفر احمد صاحب درانی امیر و مشنری انچارج نے تنظیموں کا تعارف اور تاریخ بتائی اور ممبران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔

بعد نماز جمعہ تنظیموں کے اپنے اپنے ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں سب نے بہت ہی جوش و خروش سے حصہ لیا۔ ان میں قابل ذکر انصار کی دو ٹیموں کے مابین رسہ کشی کا مقابلہ رہا جس سے حاضرین نے بہت لطف اٹھایا۔

خدام کے مقابلوں میں سب سے اہم مقابلہ فٹ بال کا تھا جس میں نومبایعین کی دو ٹیمیں اول اور دوئم رہیں۔

تمام اجتماعات کی اختتامی تقریب شام ۶ بجے منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم امیر و مشنری انچارج صاحب نے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مقابلوں میں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور خطاب کیا بعد ازاں دعا سے اجتماع اختتام پذیر ہوئے۔

بک اسٹال

امسال پہلی مرتبہ اجتماعات کے موقعہ پر بک سٹال لگایا گیا جس میں اسلامی کتب، تصاویر اور سواحیلی زبان میں جماعت کا اخبار "Mapenzi ya Mungu" بھی دستیاب تھا۔ دعوۃ الی اللہ کے شوقین خدام نے تبلیغ کے لئے ایک نئی کتاب "تبلیغ کے گر" (Silaha za Mahubiri) بہت ہی شوق سے خریدی۔

فوڈ اسٹال

ان اجتماعات کے لئے خدام کی طرف سے پہلی بار فوڈ اسٹال بھی لگایا گیا تھا جن میں نہایت ہی مناسب قیمت پر کھانے پینے کی چیزیں مہیا تھیں۔

الحمدللہ ذیلی تنظیموں کے یہ اجتماعات بہت ہی کامیاب رہے۔ ممبران نے ان اجتماعات سے بہت کچھ سیکھا اور بہت ہی پیاری یادوں اور ترقی ایمان و جذبہ خدمت کے ساتھ واپس لوٹے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

رہی۔ امسال روک دوڑ کا مقابلہ بھی رکھا گیا تھا جسے بہت پسند کیا گیا۔

دورانِ اجتماع جن علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا اُن میں تلاوتِ قرآن کریم، نظم خوانی، تقریر، فی البدیہہ تقریر، ماسٹر مائینڈ کوئز (جس کیلئے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth کا ایک حصہ بطور نصاب مقرر تھا)، حفظ قرآن، پیغام رسانی، معلومات عامہ، دوڑوں کے مختلف مقابلے، وزن اٹھانا، فٹ بال، والی بال اور روک دوڑ وغیرہ شامل ہیں۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بلشرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔